



# رمضان المبارک

نیکیوں کا موسم بہار!



داعشی ISIS

قتلہ پسند اسلام دشمنوں کے  
مفادات کی محافظہ تنظیم!

نماز تراویح

نماز تراویح کا عدد مسنون؟

ہم ایوانوں اور میدانوں میں  
خادم حرمین شریفین کے  
کھلے حمایتی ہیں۔

قرآن و سنت  
کی روشنی میں

• بیماری اور روزہ.....؟

• جدید سفری سہولیات اور روزہ.....؟

• روزہ دار کا آنکھوں میں ہرمہ لگانا.....؟



امیرِ مہتمم و فیروزِ سنیہ ساجد میر حفظہ اللہ



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## خوبصورت تجارت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (التوبة)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔“

کلمہ توحید کا اقرار انسان کو ایک واضح تجارت میں داخل کر دیتا ہے جس کی شرائط اور حدود بالکل واضح اور اظہر من الشمس ہیں۔ جیسے ہی انسان اپنے ایمان و اسلام کا اعلان کرتا ہے گویا اس نے اس تجارت کی شرائط پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اب ایسے مسلمان کے لیے تو سعادت اور خوش بختی ہے جو اس تجارت اور سودے کی شرائط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی حدود کی پاسداری کرتا ہے لیکن جو شخص وعدے سے پھر کر ان قیود کو پھلانگتا ہے جس کے اندر رہنے کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے تو وہ سراسر خسران اور گھائٹے میں ہے:

اس تجارت میں خریدار اللہ کی ذات ہے اور قیمت انسان کا جان و مال کی قربانی کا جذبہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دینا ہے جبکہ اس کے عوض جنت کا وعدہ کیا جا رہا ہے جس میں نعمتوں، راحتوں اور انعامات سے مہمان نوازی ہوگی۔

انسان پر اللہ کا احسان اور اس کی بے پایاں رحمت نہیں تو اور کیا ہے؟ وہی انسان کو جان و مال عطا کرنے والے اور پھر اسی جان و مال کے عوض جنت کا وعدہ بھی کر رہے ہیں۔ اس آیت کریمہ کے متصل بعد اللہ تعالیٰ نے ان صفات کا تذکرہ بھی کر دیا ہے جو اس تجارت کے بعد ایک مومن کے اندر پیدا ہو جانی چاہئیں:

﴿الْقَائِمُونَ الْعَبِيدُونَ الْفَحِشُونَ السَّاعُونَ الزَّكِيُّونَ الشَّيْخُونَ﴾ (التوبة)

”وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہ حق میں سفر کرنے والے)، کو عروج اور سجدے کرنے والے ہیں۔“

یعنی ان مومنین کی پہلی صفت جب کبھی گناہ، بغض یا خطا کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کے حضور توبہ کرتے ہیں اپنے گناہ پر اسرار اور اسے چھوٹا خیال نہیں کرتے بلکہ کثرت سے اپنے گناہوں پر اللہ کی بخشش کے طلبگار رہتے ہیں اور پھر اللہ بھی ان کی طرف رجوع فرماتے ہیں:

﴿وَإِنِّي نَغْفِرُ لَكَ ذَنْبًا وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ﴾ (طہ)

”ہاں! بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔“

انسان پر دنیوی زندگی میں جو مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہیں اللہ تعالیٰ اسی توبہ کے سبب ان کو دور فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: [ما نزل البلاء إلا بذنب وما رفع إلا بتوبة] یعنی انسان پر آزمائش گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور اس کی توبہ کی بدولت اس آزمائش کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو ہر وقت اللہ کی طرف رجوع کرتے رہنا چاہیے اور اپنے گناہوں پر اللہ سے بخشش طلب کرتے رہنا چاہیے۔ یہی کامیابی اور سعادت کا راستہ ہے۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## سحر و افسار

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْحَرُوا، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهًا".] (متفق علیہ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سحری کھایا کرو، اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“

روزہ رکھنے کی نیت سے صبح صادق سے پہلے کھانا کھانے کو سحری کرنا کہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اسی کھانے کے متعلق فرمایا کہ روزہ رکھنے کے لئے سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت پر شفقت کرتے ہوئے تعلیم دی کہ کچھ کھانی کر روزہ رکھو گے تو سارا دن سکون سے گزرے گا بصورت دیگر بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو جاؤ گے اور عبادات میں بھی کوتاہی ہوگی۔ ایک مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان حد فاصل سحری کھانا ہے یعنی اہل کتاب بغیر کچھ کھائے پئے روزہ رکھتے ہیں مگر ہمیں کچھ کھانی کر روزہ رکھنے کا حکم ہے۔ اللہ نے فرمایا: [كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ] یعنی صبح صادق تک کھاتے پیتے رہو، مگر اہل کتاب صرف افطار کے وقت کھا سکتے تھے۔ اگر افطار کے وقت کوئی شخص کھانی نہ رکھتا تو اسے آئندہ دن افطار کے وقت تک انتظار کرنا پڑتا تھا۔ اہل اسلام کے لئے اللہ نے سہولت فراہم کر دی کہ افطار کے وقت صبح صادق تک جب چاہو جتنا چاہو کھا لو۔ سحری کھانے کی کوئی مخصوص دعا نہیں بس دل سے نیت کرنی چاہیے۔ جو شخص فرض روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ البتہ افطار کی دعائیں حدیث میں آتی ہیں اور روزے کے افطار کا وقت بھی اللہ نے ہی متعین کیا ہے کہ جب سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کر لیا جائے، بلا وجہ تاخیر کرنے کی اجازت نہیں۔ بعض لوگ اذان کی پروا نہیں کرتے اور اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ سائرن بجے یا مسجد سے سیریکر پر روزہ کھولنے کا اعلان ہو یہ درست نہیں۔ اذان سن کر روزہ رکھو اور اذان سن کر ہی روزہ افطار کرو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کریں گے خیر پر رہیں گے۔ جلدی سے مراد وقت مقررہ ہے جو حلال روزہ افطار کرے اور جلدی نماز پڑھے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو افطار بھی دیر سے کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتا ہے۔ سحر و افسار میں شریعت کی متعین کردہ حدود کا خیال رکھنا چاہیے۔

**حرفِ اعتذار** گذشتہ شمارے میں رمضان المبارک کے نظام الاوقات کی تیاری میں سہواً رمضان المبارک 18 جون بروز جمعرات سے شروع کر دیا گیا جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

## روزہ: وقتِ صبر و تقویٰ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

جب زیرِ نظر شمارہ قارئین کرام تک پہنچے گا رمضان المبارک کا باہرکت اور پر رحمت مہینہ اللہ تعالیٰ کی بخششوں رحمتوں اور بے پایاں انعامات کے ساتھ ہم پہ سایہِ ظن ہو چکا ہوگا۔ گذشتہ رمضان المبارک میں بہت سے احباب جو زندگی میں ہمارے شریک سفر تھے آج ان کو دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس رہی ہیں۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی حیاتِ مستعار میں ایک بار پھر دن کو صیام اور رات کو قیام کر کے اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کر رہے ہیں۔ روزے کا بنیادی مقصد یہ ہے ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ کہ تم متقی بن جاؤ۔ تقویٰ کا معنی حرام کردہ امور کو ترک کرنا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ ”جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود لغویات اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔“ اس سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کے لیے روزہ رکھنے کے بعد حرام اعمال و گفتار سے اجتناب ضروری ہے اس لیے کہ تعمیرِ بirt میں یہ چیزیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ روزے کی اہمیت کے بارے میں امامِ کعبہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر اسامہ خیاط حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کو ایک ایسے پاکیزہ وسیلے کی ضرورت ہے جو اس کا ہاتھ تھامے اور نیکی اور پاکیزگی کے اس مقام پر فائز کر دے جو ایک انسان سے اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے۔ چنانچہ روزہ ہی وہ کارگر وسیلہ ہے اور قوی محرک ہے جو انسان کی شخصیت میں انقلاب پیدا کرتا ہے اور اس کے نفس کو برائی سے اچھائی کی جانب اور اچھائی سے مزید اچھائی اور نیکی کی جانب موڑ دیتا ہے۔ یہ عمومی نوعیت کی ایک ایسی تہذیبی ہے جو لوگوں کی دنیا ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ان کا رخ ایک ایسی خوبصورت زندگی کی جانب موڑ دیتی ہے جس سے یہ شخص اپنی استطاعت کے مطابق اچھائی اور نیکی اپناتا ہے۔ سیدھے راستے پر چلتا ہے۔ تقویٰ کی خوبیاں اختیار کرتا ہے اور غفلت و خود فراموشی سے دور رہتا ہے۔ چنانچہ جب انسان پورا مہینہ اس پاکیزہ تہذیبی کی راہ پر گامزن رہے گا تو اس کے اندر نیکیوں کو پسند کرنے اور اچھائیوں سے جی لگانے کی عادت پروان چڑھے گی۔ کیونکہ کسی عمل کے تکرار سے عادت بنتی ہو جاتی ہے۔

یہ تقویٰ کی وہ مطلوبہ صفت ہے جو نہ صرف بندے کے اندر پیدا ہو جانی چاہیے بلکہ ماہِ مبارک کے روزوں کے ذریعے اس کی ایک مستقل عادت بن جانی چاہیے تاکہ وہ تقویٰ کی اس روش پر برقرار رہے اور اس سے بھگ کر یا علیحدہ ہو کر دوبارہ برائیوں کی جانب مائل نہ ہو جائے۔ اس طرح نفسوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرنا روزے کا نمایاں مقصد ہے بلکہ یہی وہ محور ہے جس پر روزے کا سارا دار و مدار ہے۔“

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ماہِ رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی بخشش اور اسے نیکیاں سمیٹنے کے لیے بہت سے سامان کر رکھے ہیں۔ ابنِ آدم کے ہر عمل کے بدلے میں دس گنا سے سات سو گنا تک ثواب دیا جاتا ہے۔ سوائے روزے کے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لِّلصَّوْمِ لِيْ وَلَقَدْ اٰخِزْنِيْ بِمَا كَرِهَ رَوْه میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود عطا کروں گا۔ کیونکہ روزہ دار محض میری خاطر کھانے پینے اور خواہش پوری کرنے سے باز رہا۔ روزہ جس قدر جلیل القدر نیکی ہے اسی قدر اس کا اجر اور اس کے اثرات بھی ہمہ گیر ہیں۔

ممتاز طبیب پروفیسر راحت نسیم سوہدروی لکھتے ہیں کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور فطرت کا ہر عمل انسان کی فلاح کے لیے ہے۔ اس طرح روزہ کے دینی مقاصد اپنی جگہ مسلم مگر جسمانی یعنی طبی نقطہ نظر سے بھی انسان کے لیے مفید ہیں۔ صبحِ صحری سے افطاری یعنی نمازِ مغرب تک روزہ ہے۔ روزہ میں کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات کا جو وقفہ ہوتا ہے جسم کو فضلات سے پاک اور خون کو صاف کرتا ہے۔ روزہ دار کو حرم اور مرض سے مقابلے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے نفس کے تزکیے کے لیے روزے فرض کیے گئے۔ مسلمانوں پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کر کے نفس اور جسم کی تربیت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ یوں ضبط و نظم کی عادت ہو جاتی ہے اور انسان پابندی اوقات کا عادی بن جاتا ہے۔ ماہرینِ طب و سائنس اس امر پر متفق ہیں کہ وقت مقررہ پر کھانے پینے سے صحت بحال رہتی ہے۔ یہ بھی طے شدہ بات ہے کہ بہت سے امراض کی جڑ معدہ کی خرابی ہے۔ روزہ میں وقت مقررہ پر کھانے پینے اور کچھ وقت وقفے سے نہ صرف معدہ

بہارِ اعلیٰ  
بشیر انصاری  
ایم اے

### اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 3 احکام و مسائل
- 4 فقہ پندرہ جلدیں (جلد ۱۴)
- 5 روزے کا مفہوم
- 6 نماز تراویح
- 7 فلاحی طعام مسکین
- 8 روزہ۔ احکام و مسائل اور فضائل
- 9 مؤرخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
- 10 یادِ رمضان۔ (ماہِ رمضان اور نیکیاں)
- 11 حلال کی کتاب ہے ذکرِ جہد مسلسل
- 12 اہلِ الجہاد

54000 106

42-372057-0 842-3720257  
email: web@enadith@yahoo.com

سالانہ ..... 500/- روپے  
ششماہی ..... 300/- روپے  
بذریعہ بی بی ..... 535/- روپے  
ہر دو سال ایک بار ..... 5500/- روپے  
نی پرچہ ..... 15/- روپے

کو آرام کا موقع ملتا ہے بلکہ اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ روزہ نہ صرف جسمانی طور پر انسانی رفعت و عظمت کا ذریعہ ہے۔

رمضان المبارک یہ تقاضا کرتا ہے کہ مالک اپنے زیر دستوں کو آسانوں سے ہمکنار کرے اور اس کے دکھ سکھ میں شریک ہو۔ حکمرانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر حال میں عوام کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے انہیں دور کرنے کے لیے فوری اور موثر اقدام کریں۔ عوام مہنگائی، بید روزگاری، بد امنی، لوڈ شیڈنگ اور انغوا جیسے مسائل سے دو چار ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ روزہ دار رمضان المبارک میں جن پابندیوں کو بخوشی قبول کرتا ہے اگر ان پر سال بھر ضروری پابندیوں کے ساتھ عمل کیا جائے تو پورے معاشرے میں ایک صحت مند انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ باہمی مودت و مواصلات کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ غرباء اور حاجت مندوں کے ساتھ ہمدردی و بھلائی کے جذبات ابھر سکتے ہیں۔ قتل و غارتگری کی وارداتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ لہذا ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم نہ صرف خود پورے اہتمام کے ساتھ روزوں کا فریضہ ادا کریں اور اس کے جملہ تقاضے پورے کریں بلکہ اپنے گرد و پیش اہل و عیال اور دوست احباب میں اس کی تلقین کریں۔ نیز خدا پرستی اور تقویٰ شغریٰ کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالیں تاکہ اس خزان دیدہ چمن میں نیکی و خوشحالی اور امن و آشتی کی بھارا آجائے۔

## شامِ فلسطین، عراق، افغانستان اور میانمار میں ظلم و ستم کا بازار گرم ہے

اس پر عالمی طاقتوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے۔ امام کعبہ شیخ عبدالرحمن السدیس

مکہ المکرمہ..... امام کعبہ شیخ عبدالرحمن السدیس نے کہا ہے کہ اسلام دشمن قوتوں نے فلسطین، عراق، افغانستان اور میانمار میں ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے اور اس پر عالمی طاقتوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی ایک لمحہ فکریہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مکہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں وفد سے ملاقات کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کا دفاع امت مسلمہ پر فرض ہے۔ حکومت پاکستان اور پاک فوج نے سعودی عرب کے حق میں جذبات قابل قدر ہیں۔ پاکستان ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی ملک ہے جس کے ساتھ سعودی عرب کے شاندار تعلقات ہیں۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان پاکستان اور اس کے عوام کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں اور پاکستان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شام اور میانمار میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کی معصوم جانیں ضائع کی جا رہی ہیں، انہیں بے گھر کیا جا رہا ہے اور اس پر عالمی برادری کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے امام کعبہ کو یقین دلایا کہ ہم حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کا دشمن اسلام اور پاکستان کا دشمن ہے، سعودی عرب کا دفاع پاکستان اور عالم اسلام کا دفاع ہے۔ انہوں نے کہا کہ بندوق کے زور پر آئینی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی روایت ختم کرنا ہوگی، سعودی عرب نے پاکستان سے پہلی دفعہ باضابطہ فوجی مدد مانگی ہے جبکہ ہم متعدد مرتبہ سعودی عرب سے امداد لے چکے ہیں، پاک فوج سعودی عرب بھیجنے پاکستان کے لئے اعزاز ہوگا۔ امام کعبہ نے ملاقات کے اس موقع پر پاکستان، کشمیر، افغانستان، شام، میانمار، عراق اور امت مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی کیلئے دعا بھی کرائی۔ وفد میں ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، مولانا علی محمد ابوتراب اور مولانا عبدالملک مجاہد بھی شریک تھے۔

## ہم ایوانوں اور میدانوں میں خادم حرمین شریفین کے کھلے حمایتی ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

اسلام آباد..... امام کعبہ و شؤون الحرمین شریفین کے چیئرمین الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس نے کہا ہے کہ قرآن و سنت پر عمل سے دوری کی وجہ سے مسلمان ذات اور پستی کا شکار ہیں، گروہی اختلاف اور کفار کی سازشوں نے مسلمان ملکوں میں آگ اور خون کی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اغیار کے ایجنٹ منہجی بھر دہشت گرد اسلام کو دہشت گردی کے ذریعے دنیا بھر میں بدنام کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ افسوس کہ بیگانوں کے ساتھ اپنے بھی بے گناہ مسلمان بچوں، عورتوں کے قتل عام میں شریک ہیں پاک سعودی دوستی بھائیوں کا رشتہ ہے۔ اسے کاٹنے والے ناکام ہوں گے۔ اس امر کا اظہار الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس نے گزشتہ روز مکہ مکرمہ میں پیغام چینل کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) سے خصوصی ملاقات کے دوران کیا۔ امام کعبہ نے کہا کہ ساجد میر اور ان کی جماعت کے ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت پاک سعودی تعلقات میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتی۔ اس پر دہشت گرد کی واضح الفاظ میں نفی کی کہ حالیہ یمن بحران کی وجہ سے پاک سعودی تعلقات میں خلیج پڑ چکی ہے۔ امام کعبہ نے کہا کہ ہر ملک کے اندرونی مسائل اور معاملات ہوتے ہیں۔ لیکن جس طرح نے کھل کر الشیخ ساجد میر اور ان کی جماعت نے سعودی عرب کا ساتھ دیا ہے ہمارے اور خادم حرمین شریفین کے پاس شکریہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ ہم محسنوں کے قیامت تک قدردان ہیں۔ امام کعبہ نے کہا کہ میانمار میں جس طرح خون مسلم کی ارزانی ہے اس پر امت مسلمہ کو متحد ہو کر ان کا ساتھ دینا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ طالبان، داعش، حوثی، انہی خوارج ہیں۔ جن کا قلع قمع از حد ضروری ہے۔ سبھی اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام دین امن اور غالب ہے۔ کفار ناکام ہو گئے۔ پروفیسر ساجد میر نے امام کعبہ کا شہرہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین پر حملے پر نسلیں قربان کر دیں گے۔ باغیوں کے خلاف سعودی عرب کی کاروائی بروقت اقدام ہے۔ پاک سعودی تعلقات پہلے سے زیادہ مضبوط ہوں گے۔ ہم ایوانوں اور میدانوں میں خادم حرمین شریفین کے کھلے حمایتی ہیں۔

ابو محمد عبدالستار رحمہ اللہ  
مرکز الدراسات الاسلامیہ

Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hamid3316@yahoo.com

# احکام ومسائل

## روزے دار کے لیے سرمہ لگانا

**سوال**

ایک حدیث کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں۔

**جواب**

رمضان کے روزے دین اسلام کا ایک ایسا حصہ ہیں جس کی معرفت ہر خاص و عام کے لیے ضروری ہے۔ اس میں ہر اس کام کی ممانعت ہے جس کے ارتکاب سے روزے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی ممانعت کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ سوال میں جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ سوتے وقت کستوری ملا سرمہ استعمال کیا جائے، نیز فرمایا کہ روزے دار کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔“ (ابوداؤد الصیام: ۲۳۷۷)

امام ابوداؤدؒ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”مجھے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ یہ والی حدیث منکر ہے۔“ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث ناقابل حجت اور انتہائی کمزور ہے۔ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث حسب ذیل ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں بحالت روزہ سرمہ لگایا۔“ (ابن ماجہ الصیام: ۱۶۷۸)

اگرچہ اس حدیث کو علامہ بصری نے ایک راوی ”زبیدی“ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے تاہم محدث العصر علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۶۰) علاوہ ازیں روزے کی حالت میں سرمہ ڈالنے کی بابت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عمل کتب حدیث میں مروی ہے کہ وہ روزے کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد الصیام: ۲۳۷۸) امام بخاری نے حضرت حسن بصری اور امام نخعی کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ (فتح الباری: ج ۴ ص ۱۹۸)

بہر حال روزے کی حالت میں سرمہ لگانا جائز ہے اور اس کی ممانعت کے متعلق کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ بلکہ امام غمیش فرماتے ہیں: ”میں نے اپنے اہل علم دوستوں (فقہاء و محدثین) میں سے کسی کو نہیں پایا کہ وہ روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کو مکروہ سمجھتے ہوں اور ابراہیم نخعیؒ اجازت دیتے تھے کہ روزے دار ایلو کو بطور سرمہ استعمال کر سکتا ہے۔“ (ابوداؤد الصیام: ۲۳۷۹) واللہ اعلم!

## جدید سفری سہولیات اور روزہ

**سوال**

دوران سفر روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے، لیکن آج کل تو ہمیں بہت ساری سفری سہولیات میسر ہیں، ایئر کنڈیشن بسوں اور گاڑیوں میں سفر کیا جاتا ہے اس سفر کے دوران کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کیا ایسے حالات میں بھی دوران سفر روزہ ترک کیا جاسکتا ہے؟

**جواب**

روزہ ارکان اسلام سے ہے لیکن دوران سفر اسے انظار کرنے کی اجازت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص بیمار ہو یا سفر پر تو اسے دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنا ہو گی۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سفر کو مطلق بیان کیا ہے کہ وہ مشقت سے ہو یا آسانی سے اس میں روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر اٹل ہے کہ سفر اپنا حق وصول کر لیتا ہے خواہ وہ جتنا بھی آسان اور جدید سہولیات سے مہر پور ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سفر کے متعلق فرمایا: ”سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو کھانے پینے اور سونے کو موقوف کر دیتا ہے لہذا جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر جلدی واپس آنا چاہیے۔“ (بخاری البقرہ: ۱۸۰۴)

ہمارے رجحان کے مطابق مسافر کی درج ذیل تین حالتیں ہیں اور روزے کے متعلق ان تینوں حالات کے احکام مختلف ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

❖ دوران سفر روزہ گرانی کا باعث نہ ہو اور نہ ہی بھلے کاموں میں رکاوٹ بنے۔ ایسی حالت میں روزہ رکھنا بہتر ہے اگرچہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے۔ چنانچہ سیدنا حمزہ بن عمروؓ اسلامی ﷺ



نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آیا میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں؟ (اور وہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔“ (بخاری، الصوم: ۱۹۳۳)

جب دوران سفر روزہ رکھنے میں کوئی مشقت نہ ہو تو چھوڑ دینے کی بجائے رکھنا بہتر ہے کیونکہ بعد میں اس کا اہتمام کچھ مشکل ہوتا ہے۔

① دوران سفر روزہ رکھنا قدرے مشکل ہو یا کم از کم وہ سہولتیں کام کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہو تو ایسے حالات میں روزہ رکھنے کی بجائے اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ دوران سفر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ازدحام میں ایک آدمی کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا آپ کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے دوران سفر روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ گرائی محسوس کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ”دوران سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔“ (بخاری، الصوم: ۱۹۳۶)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جنگ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”اس وقت تمہارا روزہ چھوڑ دینا افضل اور بہتر ہے۔“ (صحیح مسلم، الصیام: ۱۱۲۰)

② دوران سفر روزہ رکھنا انتہائی مشکل ہو اور روزے کی وجہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ایسے حالات میں روزہ رکھنا حرام اور افطار واجب ہے۔ جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مدینہ سے روانہ ہوئے جب ”کراع الغمیم“ نامی جگہ پہنچے تو لوگوں کا روزہ کی وجہ سے برا حال ہو رہا تھا آپ نے پانی کا پیالہ منگوا لیا اور لوگوں سے سامنے نوش فرمایا۔ آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ اب بھی روزہ رکھے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا: ”یہی نافرمان ہیں یہ لوگ نافرمان ہیں یہ لوگ نافرمان ہیں۔“ (مسلم، الصیام: ۱۱۱۳)

جب روزہ رکھنا انتہائی مشکل ہو تو چھوڑ دینا ضروری ہے ایسے حالات میں روزہ رکھنا رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے جو سنگین جرم ہے۔ واللہ اعلم!

## بیماری اور روزہ

### سوال

مجھے معمولی نزلہ وزکام کے ساتھ سردرد بھی رہتا ہے لیکن روزہ رکھنے میں مجھے کوئی دشواری نہیں ہوتی کیا ایسی بیماری میں اگر روزہ ترک کر دیا جائے تو شرعی طور پر

جائز ہے یا نہیں؟

### جواب

قرآن مجید میں روزہ ترک کرنے کے دو اسباب بیان ہوئے ہیں: یعنی بیماری اور سفر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے دوسرے ایام میں تہنہ پوری کرنا ہوگی۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

لیکن ہر قسم کی بیماری ترک روزہ کا باعث نہیں ہوتی۔ دراصل بیمار تین طرح کے ہوتے ہیں اور روزے کے متعلق تینوں کے احکام مختلف ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① بیماری معمولی قسم کی ہو۔ مثلاً معمولی نزلہ وزکام وغیرہ یا ہلکا سا سردرد اس قسم کی بیماری میں روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ روزہ اس قسم کی بیماری پر اثر انداز نہیں ہوتا اور نہ ہی اس قسم کی بیماری میں روزہ رکھنے سے بیماری کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

② ایسی بیماری کہ روزہ رکھنے سے اس کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے یا شفا یابی میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ نیز روزہ رکھنا اس کے لیے مشقت کا باعث ہے تو اس قسم کے بیمار کو چاہیے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور جب تندرست ہو جائے تو چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا دے۔ قرآن کریم میں اسی قسم کی بیماری کا بیان ہے کہ دوران بیماری جتنے روزے رہ جائیں انہیں بعد میں رکھ لیا جائے۔

③ ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنا باعث مشقت ہو اور انسان کی ہلاکت کا موجب ہو تو ایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم خود کو قتل نہ کرو۔“ (النساء: ۲۹)

اس قسم کے بیمار لوگوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ روزہ کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

وہ تندرست آدمی جسے روزہ رکھنے سے کسی بیماری کا اندیشہ ہو اس کا فیصلہ کوئی تجربہ کار اور سمجھدار ڈاکٹر کرے ایسا آدمی اگر روزہ نہ رکھے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہے۔ وہ بھی فدیہ کے طور پر ہر روز کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔“ (البقرہ: ۱۹۵)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ انہیں غلّی اور مشکل میں نہیں ڈالتا چاہئے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود فیصلہ نہ کرتے کہ روزے رکھنے سے میرے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کوئی ماہر حکیم یا تجربہ کار ڈاکٹر رپورٹ دے یا خود آدمی کو بار بار اس بات کا تجربہ ہوا ہو کہ روزہ اس کے لیے باعث ضرر ہے۔ واللہ اعلم!





# داعش: فتنہ پسند دشمنوں کے مفادات کے محافظ

جناب مرزا جیل می / امیر عارف الماس

حمد وثناء کے بعد:

بلاشبہ بہترین بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔  
بہترین سیرت، سیرت محمدی ہے۔ بدترین معاملات  
بدعات ہیں۔ دین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر  
بدعت گمراہی ہے۔ یقیناً بہترین نصیحت اللہ تعالیٰ کے  
نقوے کی نصیحت ہے۔ لہذا تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو  
اور درست عمل کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَتَنِ الْأُمَّةَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
يَحْزَنُونَ﴾ (الاحزاب)

”جو پرہیزگار بن گیا اور اس نے (اپنی) اصلاح  
کری تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ (ہی) وہ

رنجیدہ ہوں گے۔“

جو شخص اللہ سے ڈر گیا، اللہ اسے  
کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں سے  
ڈرتا ہے تو لوگ اللہ کے مقابل اسے کچھ  
فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

اے مسلمانو! جب اسلام کا نور طلوع ہوا، مسلمانوں  
پر اس کی ہدایات نے اپنا اثر دکھایا تو مسلمانوں کے دل  
اسلام کی محبت سے لبریز ہو گئے اور وہ دل و جان سے  
اسلام کی خدمت میں لگ گئے۔ انہوں نے اسلامی  
تعلیمات حاصل کیں اور دوسرے لوگوں کو ان کی تعلیم دی۔  
انہوں نے اسلامی تعلیمات کی اتباع کی اور دین اسلام کی  
نصرت و حمایت میں بھرپور جدوجہد کی۔ انہوں نے اسلام  
کی خاطر اپنی روح و جان قربان کر دی۔ اسلام کی خاطر  
اپنے وطنوں سے ہجرت کی، فردغ اسلام کے لیے اور اسلام  
کو ساتھ لیے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئے۔

سیرت نبوی میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے  
جنگ بدر کے موقع پر صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا تو  
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

”اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان  
ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو

ہم سمندر میں کود جائیں گے اور اگر آپ (میں) کی  
حدود پر) برک غدا تک سواریاں بھگانے کا حکم  
دیں تو ہم ضرور وہاں پہنچیں گے۔“ (مسلم)  
اسلام کے پہلے دور میں ایثار و قربانی مسلمانوں کا  
امتیازی وصف تھا۔ اسی طرح تابعین کے دور میں بھی ایثار  
و قربانی کا جذبہ غالب رہا۔ ایثار و قربانی کے جذبات سے  
معمور صحابہ کرام کی جہادی یلغار ایک ایسا سیلاب تھا جسے  
کوئی بند نہ روک سکتا تھا اور ایسا انقلاب تھا کہ جس کی کوئی  
حد معین نہ تھی۔

ایثار و قربانی کے انہی روحانی جذبات کے بطن  
سے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے یہ تاریخی کلمات نکلے۔

امت اسلامیہ کے سایہ لطف و کرم میں کئی دیگر اقوام بھی امن و سلامتی اور عدل  
وانصاف کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزارتی رہیں۔ وہ اپنے مختلف ادیان اور  
گروہوں کے ساتھ ہی اسلامی ملک میں پر امن زندگی بسر کرتے تھے۔

انہوں نے ایرانی لیڈر سے کہا تھا:

”میں ایک ایسا لشکر لے کر تمہارے مقابلے کے  
لیے آیا ہوں جو موت کو ایسے ہی محبوب سمجھتے ہیں  
جیسے تم زندگی سے پیار کرتے ہو۔“

ان کا جہاد ہدایت، رحمت اور عدل و انصاف تھا۔  
انہوں نے اللہ کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے شریعت  
کو نافذ کیا۔ مسلمانوں کے مفادات کے حصول اور ان کے  
نقصانات کو ختم کرنے کے لیے جہاد کیا۔ انہوں نے انسانی  
ضروریات کی حفاظت ان کے دین، جان، عزت، عقل  
اور مال کی حفاظت کے ذریعے کی۔ یہ وہ مسلمہ قوانین ہیں  
جن میں کوئی اختلاف نہیں۔

اسلامی تہذیب نے بہترین انداز میں یہ فریضہ  
جہاد ادا کیا۔ اس اصول پر پوری طرح عمل کر کے اسلامی  
تہذیب دیگر تمام تہذیبوں پر غالب آگئی۔ فقہاء نے جہاد  
کے مسائل جمع کیے اور حکمرانوں نے انہیں نافذ کیا۔ یہ کام

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی راہنمائی میں کیا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الاحزاب)

”اور (اے رسول) متشتم! ہم نے آپ کو تمام  
جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔“

نیز ارشاد باری ہے:

﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ  
الْمُفْسِدِينَ﴾ (القلم)

”ملک میں (ظلم، ارتکاز اور استحصال کی صورت  
میں) فساد انگیزی (کی راہیں) تلاش نہ کر، بیشک

اللہ فساد بہا کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

امت اسلامیہ کے سایہ لطف و کرم میں کئی دیگر  
اقوام بھی امن و سلامتی اور عدل و  
انصاف کے ساتھ خوش و خرم زندگی  
گزارتی رہیں۔ وہ اپنے مختلف ادیان  
اور گروہوں کے ساتھ ہی اسلامی ملک  
میں پر امن زندگی بسر کرتے تھے۔

اللہ کے بندو! جبکہ جہاد اور قربانی ہی میں اسلام کی  
قوت کا اظہار اور دشمنوں کی ذلت و رسوائی تھی اور جب مکار  
اور حیلہ ساز دشمن بیرونی طور پر ہمارا مقابلہ کرنے سے عاجز آ  
گئے تو انہوں نے مسلمانوں کے اندر سے حملہ آور ہونا ضروری  
سمجھا۔ لہذا تاریخ کے محقق ادوار میں دشمن کی کئی جماعتیں  
مسلمانوں کی صفوں میں چپکے سے گھس گئیں۔ انہوں نے  
اسلام کے طرز عمل میں کچھ تبدیلی کر ڈالی اور اسلامی اثرات  
میں انحراف پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔

پندرہویں صدی ہجری کی ابتداء سے بہت زیادہ  
قربانیاں پیش کی گئیں ہیں۔ بہت سارا خون بہایا گیا  
ہے۔ یہ کام ان شخصیات کے ہاتھوں سے ہوا جو بظاہر سچے  
تھے اور وہ دین کی نصرت و حمایت کرنا چاہتے تھے لیکن یہ  
ساری کوششیں رایگاں گئیں۔ ان کے مطلوبہ نتائج حاصل  
نہ ہو سکے بلکہ ان کے الٹ نتائج برآمد ہوئے۔ آج  
مسلمان اگلے المناک نتائج کا نشانہ بنے ہیں اور انہیں اس

کی ہماری قیمت چکانا پڑ رہی ہے۔

اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے شروع ہونے والی تنظیمیں چونکہ دشمنان اسلام کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی تھیں اس لیے انہوں نے یہ کھیل خوب مہارت سے کھیلا اور اس میں وہ کامیاب رہے۔ اس کامیابی کے بعد انہوں نے اس سے بھی بڑا کھیل شروع کر دیا۔ وہ بڑا خطرناک منصوبہ تھا اور وہ تھا کہ ایک ایسی تنظیم بنائی جائے جو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو بڑے سے اکھاڑ پھینکے اور بقیہ ماندہ اسلامی ملکوں کو برباد کر دے۔ جو مظلومین کی آزادی کے لیے کوشش کرنے والوں کا مقابلہ کر سکے۔ نصرت دین کے شیدائیوں کو اپنے ساتھ شامل کرے اور بے مقصد کارروائیوں میں انہیں ایندھن بنائے۔

چنانچہ بندرلوں کی اولاد نے خلافت اسلامیہ کا لبادہ اوڑھ لیا اور اس کا نام ”خلافت اسلامیہ“ رکھا۔ انہوں نے اپنے جرائم کو اللہ کی شریعت کے نفاذ کا نام دے دیا تاکہ اسلام کے روشن چہرے کو انتہائی بھیاں بنا کر پیش کر سکیں۔

یہ ساری کارروائیاں وہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں حالانکہ اسلام سے اس کا ذرہ برابر بھی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس تنظیم کی بنیاد بدعہدی، غداری، قتل و غارت، دشمنوں کی

حفاظت اور مسلمانوں کے ان علاقوں پر قبضہ کرنے پر ہے جو ملتے مسلمانوں نے ظالموں سے آزاد کر لیے تھے۔

انہوں نے مسلمانوں کو شدید مصائب کا شکار کیا ہے۔ اس تنظیم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ یہ جیسے غیظ عظیم اور عمدہ ناموں سے خود کو موسوم کر لے۔

داعش کی وہ جماعتیں جو شام اور عراق میں قائم ہوئی ہیں، ان کے لیڈر اور بانی غیر معروف ہیں۔ ان میں سے اگر کسی کا نام معروف ہے تو اس کی سابقہ اسلامی خدمات، غیر معروف ہیں۔ اس کے کردار اور خدمات کے بارے میں شکوک و شبہات موجود ہیں۔

داعش کا ہدف یہ ہے کہ وہ اسلامی جماعتوں سے منافرت برپا کرے۔ ان کی ایک بڑی تعداد اپنے مقاصد کے لیے مسلمانوں اور عربوں کے دشمنوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم عداوت اور عالمی منافرت کی بنیاد پر قائم ہے۔ اس تنظیم میں ایجنسیوں کی زیر نگرانی تشکیل پائی۔ اس تنظیم میں سن ۲۰۱۴ء میں شامل ہیں۔ ① قائدین اور لیڈر

حضرات ① خوارج، دین سے کھل جانے والے احمق۔ ② تیسرا گروہ اس تنظیم کا ایندھن ہے۔ یہ وہ غافل اور بے وقوف لوگ ہیں جو حکم عمر، احمق اور دینی علوم سے بے بہرہ اور سیاسی سوچ و جدوجہد سے عاری ہیں، یہ دین کی نصرت و حمایت کے جذبے سے اس تنظیم میں شامل ہوتے ہیں۔ سیاست کا اصول ہے:

”ہر سازش کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ شریک سازش لوگوں کی اکثریت کو معلوم نہ ہو کہ وہ سازش کا حصہ بنے جا رہے ہیں۔“

اللہ کے بندو! حقیقت حال یہ ہے کہ اگر ہم داعش کی مختصر اور منحوس تاریخ کا جائزہ لیں تو ہمیں بخوبی علم ہو جائے گا کہ داعش کا ہدف صرف مسلمانوں کا خون ہے۔ مسلمانوں کی زمینوں پر قبضہ کرنا ہی ان کا مقصد ہے، جبکہ ان کے مبینہ دشمن ان سے مکمل محفوظ ہیں۔ ان سے گروہی اور نسلی جھڑپوں کے سوا کوئی خاطر خواہ مقابلہ نہیں ہوا۔ ان

دنیا بھر کے مخلص جو شیخے نوجوان مسلمانوں کو گھیرنا داعش کا کھلا اور بار بار آزمایا جانے والا حربہ ہے تاکہ یہ جو شیخے نوجوان ان کی بھڑکتی آگ کا ایندھن بن سکیں۔

مختصری جھڑپوں سے وہ اپنے جاہل بھروسہ کاروں کو بے وقوف بناتے ہیں۔ یا ان جھڑپوں سے ایک بڑا مقصد حاصل کیا جاتا ہے اور وہ ہے اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنا اور اسلام کے خویصورت چہرے کو داغدار کرنا اور پوری دنیا کے کافروں کو مسلمانوں کے خلاف متحد کرنا۔

دنیا بھر کے مخلص جو شیخے نوجوان مسلمانوں کو گھیرنا داعش کا کھلا اور بار بار آزمایا جانے والا حربہ ہے تاکہ یہ جو شیخے نوجوان ان کی بھڑکتی آگ کا ایندھن بن سکیں۔ پھر اگر ان نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے تو ان کو بے مقصد کارروائیوں میں جھونک کر ان سے خلاصی پالی جاتی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے مصر کے ”عین العرب کو بانی“ میں کیا ہے۔

آپ داعش کی کارروائیوں پر غور کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ داعش ہر کامیاب کارروائی کو اپنے کھاتے میں ڈال لیتی ہے تاکہ ان کے خواب پورے ہو سکیں اور ان کی ڈیوٹی چلتی رہے۔ ان کے ذمے جن دشمن تنظیموں کی حفاظت لگائی گئی ہے وہ ذمہ داری پوری ہوتی رہے۔

جب بھی ہمارے ملک میں دہشت گردی کا کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے، اس کی ذمہ داری داعش پر ہوتی ہے۔ ہر حادثے کے بعد ان کی باہمی خوشی و دیدنی ہوتی ہے۔

اللہ کے بندو! کسی بھی گروہ کے خلاف دہشت گردی کی واردات کا کسی فرد، جماعت، اسلام یا مسلمانوں کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے۔ شریعت اسلامی اس کی اجازت نہیں دیتی۔

﴿لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَكُمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ لَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبْذُوهُمْ وَ تَقْسُطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الممتحنہ)

”اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں فرماتا کہ جن لوگوں نے تم سے دین (کے بارے) میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے (یعنی وطن سے) نکالا ہے کہ تم ان سے بھلائی کا سلوک کرو اور ان سے عدل و انصاف کا برتاؤ کرو، بیشک اللہ عدل و انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دینی اختلاف چھ جانیکہ وہ مذہبی یا منہجی اختلاف ہو، یہ کسی بھی دہشت گردی یا ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ساتھ رہائش رکھی اور فوت ہونے تک مدینہ منورہ میں اکٹھے رہے۔

سعودی عرب کے مشرقی صوبے میں پچھلے دو ہفتوں میں جو بحرمانہ کارروائیاں ہوئیں اور جن میں متعدد لوگ مارے گئے، یہ ہمارے ملک میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس کا نتیجہ ہمارے ملک کے امن و امان کو برباد کرنا اور ہمارے ملک کو سکیورٹی رسک والے ممالک کی صف میں شامل کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ تاکہ لاکھوں لوگ مارے جائیں اور لاکھوں لوگ ہجرت پر مجبور ہو جائیں۔

ان بحرمانہ کارروائیوں کا ہدف حکومت اور پورا معاشرہ ہے۔ ان واقعات میں جو لوگ مارے گئے وہ نشانہ نہ تھے بلکہ نشانہ سارے لوگ ہیں۔ اس واقعے پر ہمارا دکی ہونا حق ہے۔ اس کی پر زور مذمت کرنا واجب ہے، اس کی روک تھام کرنا فرض ہے۔ یہ کارروائی پورے

معاشرہ ہے۔ ان واقعات میں جو لوگ مارے گئے وہ نشانہ نہ تھے بلکہ نشانہ سارے لوگ ہیں۔ اس واقعے پر ہمارا دکی ہونا حق ہے۔ اس کی پر زور مذمت کرنا واجب ہے، اس کی روک تھام کرنا فرض ہے۔ یہ کارروائی پورے



ملک کے خلاف ہے کسی ایک گروہ کے خلاف نہیں۔

ایسی ہی کارروائیاں ہمارے ملک میں سیکورٹی اداروں کے خلاف بھی ہو چکی ہیں۔ ان میں متعدد ارکان اللہ کو یاد رہے ہو چکے ہیں۔ یقیناً تجارتی مراکز کو بھی نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ داعش نے مسلمانوں کا خون بہایا وہ ایک سمندر ہے بلکہ غیر مسلموں کے خلاف ان کی کارروائیاں برائے نام ہیں۔ شام اور عراق کے مسلمانوں کے علاقوں پر ان کا قبضہ ہے۔ یہاں کافروں کے اسی علاقے پر انہوں نے قبضہ نہیں کیا۔ لہذا جو شخص یہ کہے کہ داعش ہمارے عقائد اور منہج کی پیروی ہے تو وہ داعش کے مقاصد پورے کر رہا ہے اور اس تنظیم کی تشکیل کے اصل مقاصد سے نفرت برتنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہمارے ملک میں شرعی پالیسی کے تحت اگر کچھ عقائد کو غلط اور کچھ کو صحیح قرار دیا جاتا ہے تو اس میں دور و نزدیک سے ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ مخالفین پر ظلم کرنا جائز ہے۔ بلکہ ہماری پالیسی میں مسلمانوں کی جان کی سخت حرمت بیان ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ چلنا واجب ہے، حکمرانوں کے خلاف فتوے دینا حرام ہے۔ ہماری اسی پالیسی کی وجہ سے کچھ تو میں ہمیں عار دلاتی ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ وہی اعتدال اور میانہ روی ہے جس کا ہم ہمارے دین نے دیا ہے۔

بھلا یہ کیسا جہاد ہے کہ نمازیوں کو بم دھماکے سے اڑا دیا جائے؟! جبکہ وہ مسجد میں نماز جمعہ ادا کر رہے ہوں۔ جبکہ گرجا گھر میں مصروف عبادت راہبوں کو قتل کرنا بھی منع ہے۔ پھر مسلمانوں کو مساجد کے اندر دوران نماز قتل کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟! جبکہ مساجد اللہ کے گھر اور امن و امان کی جگہیں ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ”جو مسجد حرام میں داخل ہو گیا وہ پر امن ہوگا۔“ (ابو داؤد)

کچھ لوگ ان حادثات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اپنی آوازوں کو بلند کر کے، اپنی قوم کو الزام دینے اور نتائج تعلیم میں تبدیلی کی باتیں کر رہے ہیں۔

ہم انہیں کہتے ہیں: ہمارے ملک میں کچھ لوگ تشدد اور انحراف کی طرف مائل ہو گئے ہیں، کچھ فکری انحراف میں مبتلا ہیں۔ وہ بعض دینی احکام سے سرکش ہو گئے ہیں۔ کیا یہ ہمارے منہج اور دینی پالیسی کا نتیجہ ہے؟! آخر ہمارے ملک کی اکثریت کو کیوں نظر انداز کیا

جاتا ہے جو اعتدال اور میانہ روی کی پالیسی پر گامزن ہے۔ وہ مومنوں کی راہ پر چلتی ہے اور غلو اور تشدد سے بچتی ہے؟! اہل علم اس بات کا اعلان کر چکے ہیں کہ داعش کی اکثریت کبھی ہمارے ملک نہیں آئی۔ چہ جائیکہ وہ ہمارے منہج اور پالیسی سے متاثر ہوتے؟! بلکہ اگر ان کی اکثریت کو ایک صف میں کھڑا کر دیا جائے تو ان میں سے ایک بھی ہمارا ہم وطن نہیں ہوگا۔ لہذا اندرون ملک اور بیرون ملک سے یہ الزام کیوں دیا جا رہا ہے کہ داعش کی تنظیم سازی کا سبب مملکت سعودی عرب ہے۔ حالانکہ وہ داعش کی دہشت گردی کا شکار ہے؟! سعودی عرب اپنے واضح عقیدے اور صاف منہج کے ساتھ زندگی بسر کرنے والا معاشرہ ہے۔

**بھلا یہ کیسا جہاد ہے کہ نمازیوں کو بم دھماکے سے اڑا دیا جائے؟! جبکہ وہ مسجد میں نماز جمعہ ادا کر رہے ہوں۔ جبکہ گرجا گھر میں مصروف عبادت راہبوں کو قتل کرنا بھی منع ہے۔**

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

سعودی عرب دنیا کے ممالک میں ایک مقام و مرتبہ اور منفرد اثر و رسوخ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شدت پسند گروہ اسے اپنا نشانہ بنائے رکھتا ہے جو انتہا پسندی کے ذریعے سے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہو۔ ہر دشمن ملک اس پر نظریں جمائے رکھتا ہے کہ موقع ملے پر اسے نقصان پہنچائے۔ دراصل سعودی عرب گمراہ فرقوں اور وسعت پسندانہ عزائم رکھنے والے انقلابی ممالک کے سامنے ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کا امن و امان، اس کے افراد کا اتحاد و اتفاق اور عہد و پیمان کی پابندی آج کے میڈیا کے لیے بہت بڑا چیلنج ہے۔

جو لوگ مکاریاں کرتے ہیں اور بدترین چالیں چلتے ہیں وہ بھی اس ملک کے مقام و مرتبہ سے واقف ہیں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ ملک تاریخی، دینی، اقتصادی اور عوامی لحاظ سے بے حد مضبوط ملک ہے۔ جب یہ کسی معاملے میں اپنا بھاری ہاتھ ڈالتا ہے تو اس کی دخل اندازی بے حد مؤثر ہوتی ہے، کیونکہ یہ پختہ اصول و مبادی پر قائم ہے، اعلیٰ اہداف پر اس کی نظر ہے اور یہ کارگر تعلقات کا حامل ہے۔ اللہ نے اس ملک کو بے حد برکتوں سے نوازا ہے۔

اس کا آئین قرآن و سنت ہے۔ اس نے باہمی تعاون اور امن و امان کا طریقہ اپنایا ہے۔ آگاہ رہیے! ہم اپنی اور امت کی قسمت سے کھینا گوارا نہیں کر سکتے۔ ہمارا یہ مقدر ہے کہ ہم ان معرکہ آرا حالات کے عین گرداب میں ہیں، عالم عرب کی فکر بھی ہمیں لاحق ہے اور عالم اسلام کی امیدیں بھی ہمیں سے وابستہ ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی فیصلوں میں ہمارا ایک مؤثر کردار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لالچ بھری آنکھیں ہماری طرف اٹھتی رہتی ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ان شاء اللہ ان حالات میں ہمارے خلاف کی گئی تمام چالیں بالآخر ناکام ہو کر رہیں گی، کیونکہ سعودی عوام کا ہر فرد بدترین چالوں کو قبل از وقت ناکام

بنانے میں شریک ہے۔ جب مقابلہ ہوتا ہے تو اس ملک کا ہر فرد وادی کی بجائے گرجا گھر میں مصروف عبادت راہبوں کو قتل کرنا بھی منع ہے۔ آتا ہے۔ اس بہت کو توڑنا اور ہماری صفیں چاک کرنا دشمن کا اولین ہدف

ہے کیونکہ اگر صفوں کی مضبوطی برقرار رہی تو عالم عرب میں اس کی تمام چالیں ناکام ہو جائیں گی۔ چنانچہ دشمنوں کا ہدف ہماری صفیں چاک کرنا اور ہماری اولین ترجیح اتحاد و اتفاق برقرار رکھنا ہے تاکہ دشمنوں کی چالیں کامیاب نہ ہونے پائیں۔

مشرقی علاقے کی مساجد میں دھماکے فرختہ واریت کی آگ بڑھکانے کے لیے کے گئے ہیں، تاکہ یہ آگ دشمنوں کی جگہ لے لے اور اس ملک کو تباہ کر ڈالے۔ حالانکہ اس ملک میں رہنے والا ہر شہری بخوبی جانتا ہے کہ وہ امن و امان اور سلامتی کی نعمت سے مالا مال ہے اور کسی طور وہ پسند نہ کرے گا کہ ہمارے ملک میں بھی دیگر ممالک کی طرح بد امنی پھیل جائے اور نظم و نسق تباہ و برباد ہو جائے۔

یہ ملک اللہ کی بے بہا نعمتوں سے مالا مال ہے۔ امن و امان اور اتحاد و اتفاق کی نعمت عظیم ترین نعمت ہے۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی کرنا ایسا خطرہ مول لینے کے مترادف ہے جس سے تمام لوگ بلبلا اٹھیں گے۔ ہمارا اتحاد و اتفاق نہ تو کسی گروہ بندی کی بنیاد پر قائم ہے اور نہ جغرافیائی حدود کی بنا پر، بلکہ یہ تو عقیدے اور شریعت پر قائم ہے۔ اسے محفوظ رکھنے کی واحد صورت عقیدے اور شریعت سے چٹ جانا ہے۔

ہمارے اتحاد و اتفاق کو جس گروہ یا جس مذہب کا

یہاں تک کہ وہ گھر واپس نہ آجائے۔“ (ترمذی)

### افسوس وہ بد نصیب

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے جبریل علیہ السلام نے کہا: جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہو سکی، اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کرے، آپ ﷺ اس بد دعا پر آمین کہیے، میں نے کہا آمین۔ (مسند حاکم)

یہ اس روایت اور عام مسلمان کی بد نصیبی کا ذکر ہے جو خود کو مسلمان سمجھتا ہے لیکن روزہ اور دیگر عبادات سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ایسا شخص رمضان میں بھی جب رحمت و مغفرت کی بارش ہوتی ہے یہ اپنی غفلت سے بیدار نہیں ہوتا اور رمضان کی خیر و برکت سے محروم رہ جاتا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نبی ﷺ کی بد دعا کا شکار ہوتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والا شخص یقینی طور پر بخشا جاتا ہے۔

### یہ بھوکے روزہ دار

جو لوگ روزہ رکھ کر اور تراویح پڑھ کر بھی گناہوں اور جرائم سے باز نہیں آتے اور توبہ و استغفار سے محروم رہتے ہیں وہ بڑے بد قسمت روزہ دار ہیں کہ روزہ اور تہجد کے باوجود وہ ثواب سے محروم ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”کتنے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزہ سے بھوک و پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کتنے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے تہجد سے ان کو شب بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔“ (مسند دارمی)

ایسے بے عمل روزہ داروں کا روزہ بے کار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس روزہ دار نے جھوٹ بولنا، جھوٹ پر عمل کرنا اور نادانی کا کام نہ چھوڑا تو اللہ کو کچھ ضرورت نہیں کہ ایسا شخص خواہ مخواہ روزے کے نام پر اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔“ (بخاری)

### روزہ دار کا حق

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس نے روزہ رکھا اور اس کی پابندیوں اور قوانین کو اچھی طرح سمجھ لیا اور روزہ کے آداب و ضوابط کی پوری پابندی کی تو یہ روزہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔“ (صحیح ابن حبان وابن خزیمہ)

### روزے کا مقصد

### بقیہ

پینا اور خواہشات نفس سب چھوڑ دیتا ہے اور صبر کی روحانی چادر اوڑھ لیتا ہے اور روزہ کے ذریعہ وہ مادی دنیا سے نکل کر خالص صبر اور روحانیت کے عالم میں رہنے لگتا ہے۔ جہاں وہ فرشتوں جیسی پاکیزہ اور معاصی سے پاک زندگی پاتا ہے، اس لیے روزہ داروں کو فرشتوں پر ترجیح دی گئی ہے، اللہ نے ایسے ہی روزہ داروں کے لیے بشارت دی ہے:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (سجدة: ۱۷)

”کوئی نہیں جانتا کہ اللہ نے ایسے لوگوں کے لیے ان کے عمل کے بدلے انکھوں کو ٹھنڈک دینے والی کتنی نعمتیں چھپا رکھی ہیں۔“

اس آیت میں جن خوش نصیب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا خاص عمل روزہ تھا۔

### ایمان اور احتساب کا روزہ

روزہ عوام سے چھپی ہوئی عبادت ہے۔ روزہ کی سچائی اور اخلاص کو صرف روزہ دار ہی جان سکتا ہے کیونکہ یہ سراسر قلب و ایمان کا عمل ہے۔ نماز، زکوٰۃ اور حج کی طرح اس کا تعلق عوام اور ظاہری چیزوں سے نہیں بلکہ یہ سراسر ایک باطنی عمل ہے جس کا تعلق ایمان، قلب اور روح سے ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

((من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه)) (بخاری و مسلم)

”جس نے روزہ رکھا ثواب اور ایمان کی نیت سے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کیے گئے۔“

اس لیے منہ اور پیٹ کے روزہ کے ساتھ روح کا روزہ بھی رکھنا چاہیے۔

### روزہ اور دعا

روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے، اس لیے کہ روزہ دار دن بھر روزہ رکھ کر، ذکر و تلاوت میں مشغول رہ کر اور رات کا قیام و تہجد کر کے رحمت الہی کو قریب لاتا ہے اور انعام و اکرام اور نوازش و مغفرت کا ماحول پیدا کرتا ہے، اس کے بعد وہ اللہ کے نزدیک ایسا محبوب بن جاتا ہے کہ بس وہ جو کچھ طلب کرتا ہے پاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: افطار کے وقت روزہ دار کی، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا

بھی شخص ختم کرتا چاہے اسے روکنا لازم ہے اور اس کے خلاف سختی سے کھڑے ہونا چاہیے۔

ہمارا عقیدہ، جس کی بنیاد پر یہ ملک قائم ہے، عدل و انصاف اور رحم دلی کا عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کی رو سے ہر گروہ کے حقوق محفوظ ہیں کیونکہ ہماری شریعت مخالفین کے ساتھ بہترین معاملہ کرنے والی ہے۔

کسی سلعے کو بنیاد بنا کر امت کے عقیدے، اس کے منہج اور اس کے نظام حکومت پر نقطہ چینی کرنا جھگڑے کی بدترین صورت ہے۔ لہذا علماء، دین کے داعی، اہل قلم، میڈیا والوں اور دانشمندان کو تجزیہ کرتے وقت عدل و انصاف اور میانہ روی کی راہ کبھی نہ چھوڑنی چاہیے، تعریف اور تنقید میں، مخالفت اور تائید میں میانہ روی کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ تا

کہ مبالغہ آرائی کا بے ہنگم دروازہ نہ کھلنے پائے۔  
﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنَّهُ مَسْئُولًا﴾ (الإسراء)

”کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہوگی۔“

ہمارے جوان سپاہیوں کا یہ اعزاز ہے کہ وہ خفیہ چالوں سے باخبر رہتے ہیں اور انہیں قبل از وقت ناکام بنا دیتے ہیں۔ یا بعد میں ان کی تمام تر تفصیلات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل و کرم اور احسان ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے سپاہیوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالیں اور ان کے لیے دعا کرتے رہیں، ان کی عملی مدد بھی کریں اور یہ احساس بھی رکھیں کہ اس ملک کا ہر فرد اس ملک کا سپاہی ہے جو برائی کو روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

تو چلیے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ایک ہو جائیں  
﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (آل عمران)

اے اللہ! ہمارے ملک اور تمام مسلمان ممالک کو ہر برائی سے محفوظ فرما! اے اللہ! جو ہمارے، اسلام یا مسلمانوں کے بارے میں برا ارادہ رکھے وہ خود ہی میں مشغول ہو جائے، اس کی چال اسی کے گلے کا پھندہ بن جائے! اے اللہ! جو ہمارے ملک کے بارے میں یا ہمارے علماء اور عوام کے بارے میں برا ارادہ رکھے، یا اللہ! یا رب العالمین! اسے خود میں مشغول کر دے اور برائی کا دائرے میں وہ گھر جائے۔

# روزے کا مقصد

تحریر: جناب مولانا مختار احمد ندوی

قبول فرما اور قرآن کہے گا: میرے رب رات کو سونے سے میں نے اس کو روک رکھا تھا، اے اللہ! اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش روزہ دار کے حق میں قبول کی جائے گی۔ (مسند احمد)

## روزہ مضبوط قلعہ

روزہ برائی سے بچنے کے لیے ڈھال اور جہنم سے پناہ کے لیے مضبوط قلعہ ہے، روزہ ڈھال ہے جس کے ذریعہ روزہ دار خود کو شیطانی حملہ سے بالکل محفوظ کر لیتا ہے، جیسے آدمی ڈھال کے ذریعہ اپنے جسم کو ہر حملہ سے بچاتا ہے اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

## روزہ صبر کی عملی صورت ہے

صبر کا معنی ہے سختی اور آسانی دونوں حالت میں نفس کو حق پر قائم رکھنا، اس کی لغوی اور معنوی شکل جو بھی ہو، لیکن صبر کی ظاہر شکل روزہ ہے۔ صبر کے بغیر روزہ کا تصور ہی ممکن نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

((الصيام نصف الصبر)) (ابن ماجہ)

”روزہ نصف صبر ہے۔“

صبر افضل عبادت ہے اور روزہ کا ثواب اللہ نے اپنے ذمہ رکھا ہے۔ ارشاد ہے:

((الصوم لى وانا احقرى به))

”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا۔“

اللہ تعالیٰ روزہ کا ثواب کتنا دیں گے بے حساب اور صبر کے بارے میں فرمایا:

((انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب))

”صبر کرنے والے اپنا ثواب بے حساب پائیں گے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبر اور روزہ دونوں ہی ایک دوسرے سے مربوط ہیں، دونوں کا اجر بے حساب ہے، اس لیے ہر روزہ دار کا فرض ہے کہ وہ روزہ کے ذریعہ صبر کی تربیت حاصل کرے۔

## روزہ میں صبر کی عملی صورتیں

روزہ رکھ کر آدمی اپنے پیٹ کے ساتھ اپنی زبان، آنکھ، ہاتھ اور دل کے ارادہ کا بھی روزہ رکھے جس کی صورت آنحضرت ﷺ نے یہ بتائی ہے کہ ”روزہ دار لکھنا تا

مشغول رہے، بچھلی خطاؤں کو یاد کر کے ان سے بار بار توبہ کرتا رہے، دعا و مناجات میں استغفار کرے، اللہ کی طرف توجہ اور گریہ و زاری کرے۔

۳) بدنی و مالی نوافل ادا کرے یعنی سنن و نوافل کا اہتمام کرے، نماز باجماعت کی سختی سے پابندی کرے، زکوٰۃ و صدقات دے، فقراء و مساکین کی کثرت سے مدد کرے، روزہ افطار کرائے، ہر قسم کی مالی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

ان چار اعمال کے ذریعہ روزہ دار دل، اعضاء جسم اور مال کی ایک ساتھ عبادت کر کے روزہ کے اصل مقصد ”تقویٰ“ کو حاصل کر سکتا ہے۔

## ماہ رمضان، نزول قرآن کی سالگرہ ہے

روزہ کا قرآن سے خاص ربط ہے، قرآن رمضان ہی میں نازل کیا گیا اور شب قدر، نزول قرآن کی یادگار ہے۔ نماز تراویح کا اہتمام اور اس میں تلاوت قرآن کا معمول ماہ رمضان کی خاص عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾  
(البقرة: ۱۸۵)

”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔“

نیز فرمایا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ۱)  
”بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔“

ماہ رمضان میں خاص طور پر قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے، تراویح میں قرآن کا دور سننے کے علاوہ دیگر اوقات میں قرآن بکثرت پڑھنا چاہیے، اس کا بڑا ثواب ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے دن روزہ اور قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: میرے رب! میں نے روزہ دار کو کھانے اور شہوت رانی سے روک رکھا تھا، اب اس کے حق میں میری شفاعت

## روزہ بے نظیر عبادت ہے

روزہ اسلامی عبادات میں سے سب سے عجیب و غریب اور بے نظیر عبادت ہے۔ روزہ سے جو شرف و سعادت، روحانیت، اخلاص اور لئبیت انسان میں پیدا ہوتی ہے وہ روزہ کی روحانی تاثیر اور اس کی بے مثال باطنی قوت ہے۔ روزہ سے نفس کی طہارت اور تعلق باللہ کا حقیقی کمال حاصل ہوتا ہے۔ روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، اس کے ذریعہ اسلام کی اصل روح اطاعت اور تسلیم و رضا کا ایسا عظیم جذبہ پیدا ہوتا ہے جو روزہ کے علاوہ دوسری عبادات سے مشکل ہی سے پیدا ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوامامہ بابلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے مجھے نفع ہو اور اس کے ذریعہ میں ضرور جنت میں جا سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھو، روزہ جیسی کوئی عبادت نہیں۔ (نسائی صحیح ابن خزمہ)

## روزہ کا اصل مقصد تقویٰ ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اے ایمان والو! روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے جیسے کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ حاصل کر سکو۔“ (البقرة: ۱۷۳)

روزہ کے ذریعہ تقویٰ کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب روزہ دار حسب ذیل باتوں پر عمل کرے:

① سحری سے افطار تک بھوکا اور پیاسا رہے، اس بھوک و پیاس میں ایمان اور رضاء الہی کا جذبہ شامل ہو۔

② تمام اعضاء و جوارح کو بھی روزہ دار بنائے رکھے، یعنی زبان، آنکھ، شرم گاہ، ہاتھ اور پیر کو بھی ہر قسم کے جرم اور گناہ سے محفوظ رکھے اور دل کے ساتھ یہ سارے اعضاء بھی اپنا اپنا روزہ رکھیں اور سب پر روزہ کی کیفیت طاری ہو۔

③ دن کے روزہ کے ساتھ رات کی تراویح، نیز قرآن مجید کی بکثرت تلاوت، ذکر الہی، تسبیح و استغفار میں

# نماز تراویح

حجرت جناب مولانا عبدالستار

تراویح کسے کہتے ہیں

تراویح، تہجد، قیام اللیل، صلوٰۃ اللیل اور قیام رمضان یہ سب ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں جو رات میں ادا کی جاتی ہے جس کا وقت بعد نماز عشاء سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔ دیگر ایام میں اسے قیام اللیل، صلوٰۃ اللیل اور تہجد کہا جاتا ہے اور ماہ رمضان میں اسے قیام رمضان اور تراویح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

تراویح کی فضیلت

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم إلى ربكم ومكفرة للسينات ومنهاة عن الإثم» (إرواء الغلیل: ۴۵۲، حسن)

جس نے حالت ایمان میں اور اجر و ثواب کی غرض سے قیام رمضان میں شرکت کی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تراویح بابائے امت شروع کرتے ہیں

تراویح کی نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔ یہی قول امام احمد، شافعی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا ہے اور یہی سنت نبوی سے بھی ثابت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھائی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے ساتھ یہ نماز ادا کی پھر دوسری رات نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تیسری رات اور زیادہ ہو گئی۔ اب جب چوتھی رات آئی تو آپ ﷺ باہر نہ نکلے صبح کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

”جتنی بڑی تعداد میں تم لوگ جمع ہو گئے تھے میں نے اسے دیکھا لیکن یہ خدشہ میرے باہر آنے کے

لیے رکاوٹ بنا رہا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اس سے عاجز ہو جاؤ۔“ (بخاری و مسلم)  
اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک لوگ الگ الگ یا چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں پڑھتے رہے۔ ایک رات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ لوگ متفرق اور منتشر ہو کر الگ الگ پڑھ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے اسی عزم و ارادہ کے ساتھ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام مقرر کر دیا (چنانچہ لوگ اس کے بعد سے اب تک باجماعت ادا کرتے ہیں۔) (بخاری: ۲۰۱۰)

تراویح کی نماز دو دو رکعت ہے

تراویح کی نماز کا طریقہ عام نمازوں ہی کی طرح ہے جس میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتا ہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

”جتنی بڑی تعداد میں تم لوگ جمع ہو گئے تھے میں نے اسے دیکھا لیکن یہ خدشہ میرے باہر آنے کے لیے رکاوٹ بنا رہا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اس سے عاجز ہو جاؤ۔“ (بخاری و مسلم)

مذکورہ دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز تراویح باجماعت مشروع ہے اور رسول اللہ ﷺ نے محض اس اندیشہ کے تحت اسے ترک کر دیا تھا کہ کہیں یہ نماز میری امت پر فرض نہ کر دی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد فرضیت کا اندیشہ ختم ہو گیا اس لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اسے باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا۔

نماز تراویح میں قراءت قرآن

رمضان المبارک قرآن مجید کا مہینہ ہے اس مہینے میں نزول قرآن کی ابتداء ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ (البقرہ)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ اس ماہ میں قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال جبریل امین کے ساتھ دوسرے دور کیا۔ (صحیح بخاری فضائل القرآن)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى»

”رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔“ (مسلم: ۹۹)

مذکورہ دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تراویح کی نماز دو دو رکعت ہی ہے۔

نماز تراویح کی تعداد رکعات

نماز تراویح کی تعداد رکعات مع وتر مسنون کل گیارہ (۱۱) ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ «مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً» (بخاری: ۱۱۴۷)

”رمضان اور غیر رمضان میں نبی ﷺ (رات کی نماز) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔“



مولانا محمد اسحاق بھٹی

ہے کہ تعداد تراویح مع وتر کل گیارہ رکعات ہیں۔

ملا علی قاری حنفی مشکوٰۃ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ  
[إِنَّ التَّرَافِيعَ فِي الْأَصْلِ إِحْدَى عَشْرَةً  
بِالْوُتْرِ فِي جَمَاعَةٍ فَعَلَهُ ۞ (مرقاۃ بحوالہ  
حاشیہ مشکوٰۃ: ص ۱۱۵)]

تراویح اصل میں وتر کے ساتھ گیارہ رکعت ہے جو کہ نبی کریم ﷺ نے باجماعت ادا فرمائے۔ قیام رمضان گیارہ رکعت وتر کے ساتھ مسنون ہے جو کہ نبی ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔ علامہ ابن الہمام ہدایہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

[إِنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً  
بِالْوُتْرِ فِي جَمَاعَةٍ فَعَلَهُ ۞ (فتح القدیر: ۴۰۷/۱)]  
علامہ زین الدین الشہیر بابن نجیم حنفی کنز الدقائق

کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

لَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً  
بِالْوُتْرِ كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ  
حَدِيثِ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَ يَكُونُ الْمَسْنُونُ عَلَى  
أَصُولٍ مَشَابِيحًا ثَمَانِيَةً مِثْلَهَا وَالْمُسْتَحَبُّ  
إِثْنَا عَشَرَ [ (البحر الرائق: ۶۷/۲)]

”ہمارے علمائے احناف کے اصول کے مطابق ہے کہ تعداد رکعات تراویح جو مسنون ہے وہ صرف اور صرف آٹھ رکعت ہے جیسا کہ صحیحین میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مزید بارہ رکعات کی حیثیت مستحب ہے۔“

وتر کے مسائل

وتر کی تعداد: نبی اکرم ﷺ سے ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے جن کے پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انہیں ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھا جائے۔ صرف نو وتر پڑھتے ہوئے دو تشہد ہوں گے جن میں پہلا تشہد آٹھ رکعت کے بعد ہوگا اور دوسرا تشہد آخری رکعت کے بعد ہوگا۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (رات کی وتر کی) نو رکعتیں پڑھیں ان میں صرف آٹھویں رکعت میں تشہد بیٹھے پھر نویں رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ واضح ہو کہ وتر پڑھنے کے اور بھی طریقے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ وَوُتْرًا [ (ابن حبان: ۶۴/۵، مجمع الزوائد: ۱۷۵/۳، مسند ابویعلیٰ: ۳۲۶/۲)]

”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں آٹھ رکعت نماز باجماعت پڑھی اور وتر بھی۔“

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں، ① رسول اللہ ﷺ نے جن تین راتوں میں نماز تراویح پڑھائی وہ آٹھ رکعت ہی تھیں۔ ② نماز تراویح باجماعت شروع ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

[جَاءَ أَبِي بَنْ كَعْبٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةُ شَيْءٌ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبِي؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِي دَارِي قُلْنَا: إِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَصَلَّى بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرُّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا [ (صحيح ابن حبان: ۱۱۱/۵، ابویعلیٰ: ۳۲۶/۲، مسند احمد: ۱۱۵/۵، مجمع الزوائد: ۷۷/۲)]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! آج رمضان کی رات میں میں نے ایک کام کیا ہے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”اے ابی! وہ کیا کام ہے؟“ انہوں نے جواب دیا کہ گھر کی عورتوں نے کہا ہم آج آپ کا قرآن نماز میں سنیں گی۔ چنانچہ میں نے ان کو آٹھ رکعت تراویح پڑھائی اور وتر بھی۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے اور کچھ نہ فرمایا اور یہ آپ ﷺ کے راضی ہونے کی دلیل تھی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو قیام رمضان گیارہ رکعت کرائیں۔ (موطأ امام مالک: ۹۸)

دیوبند شاخ کے محدث عظیم علامہ شوق نیوی فرماتے ہیں کہ ”اسناد صحیح“ یعنی اس کی سند صحیح ہے۔ (آثار السنن: ص ۲۵۰)

یہ ہیں وہ روایات جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا

بھٹی صاحب نے بڑا دلچسپ اور پُر مغز خطاب فرمایا۔ انہوں نے کچھ باتیں تو جامعہ کی تائیس کے حوالے سے بیان کیں اور اپنی تقریر میں بعض دلچسپ واقعات سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ انہوں نے جامعہ کے احباب کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے ان کے اعزاز میں اتنا بڑا پروگرام منعقد کیا۔ اس تقریب کی کامیابی اور جامعہ کے احباب کی محبت دیکھ کر بھٹی صاحب کی دُور مسرت سے آنکھیں نم ہو گئیں۔ جامعہ سلفیہ کی طرف سے بھٹی صاحب کو ان کی جماعتی اور تصنیفی خدمات پر شیلڈ اور ایک لاکھ روپے نقد دیئے گئے اور بھٹی صاحب کی پُر سوز دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب میں مورخ اہل حدیث محمد اسحاق بھٹی کے سوانح نگار کبیر مشق لکھاری جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی صاحب نے خصوصی شرکت کی۔

اس تقریب کے موقع پر مختلف قسم کے بینر آویزاں کئے گئے تھے جن پر بھٹی صاحب کے بارے میں مشاہیر کے اقوال درج تھے۔ جامعہ سلفیہ کی طرف سے بھٹی صاحب کی تمام کتب پر مشتمل کتابوں کی نمائش بھی لگائی گئی تھی جو کہ علماء کرام، طلبہ اور سامعین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ اس کے علاوہ کتابوں کا ایک اشال مکتبہ قدوسیہ لاہور کی طرف سے لگایا گیا تھا۔ اس تقریب کے موقع پر ہی بھٹی صاحب کی تازہ قلمی کاوش ”چہستان حدیث“ مکتبہ قدوسیہ کی طرف سے شائع ہو کر مارکیٹ میں آئی ہے۔ اس کتاب میں بھٹی صاحب نے جامعہ سلفیہ کے بعض اساتذہ کا تذکرہ بڑی محبت سے لکھا ہے۔

بہر حال مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں یہ تقریب انتہائی دلچسپ اور کامیاب رہی۔ بعد ازاں طلبہ نے حضرت بھٹی صاحب سے آٹو گراف لیے اور مختلف موضوعات پر گفتگو کی اور بہت عقیدت و محبت کا اظہار کیا اور شام ۶ بجے جناب محترم بھٹی صاحب کو پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت بھٹی صاحب کو صحت و ایمان سے مزین لمبی عمر عطا فرمائے (آمین)

سے واقعی روزے کی مشقت برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اسی میں دائمی مریض بھی شامل ہیں جو اتنے زیادہ بیمار ہیں کہ وہ اس مشقت کو برداشت نہیں کر سکتے اور ان کی صحت یابی کی اُمید بھی نہیں ہے۔ یہ دونوں قسم کے لوگ فدیے کے حکم پر عمل کریں گے۔

باقی عام مریض اور مسافر، اگر روزہ چھوڑنا چاہیں تو ان کو بھی اجازت ہے۔ مگر ان کے لیے فدیہ نہیں ہے بلکہ بعد میں ان کے لیے قضا ضروری ہے۔ حاملہ اور مرضہ بھی اسی حکم میں ہیں۔

ان دو قسم کے افراد کے علاوہ تیسری قسم کے لوگ ہیں جو صحت مند ہیں اور مقیم ہیں وہ ہر صورت میں روزہ رکھنے کے پابند ہیں، ان کو غریبوں کو تھوڑا سا فائدہ پہنچانے کے لیے بلا ضرور روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قرآن نے ﴿فَذِيَّةً طَعَامًا مُسْكِينًا﴾ کہا ہے۔ اس سے مراد دو وقت کا کھانا یا کسی کو روزہ رکھوانا نہیں ہے جیسا کہ مشہور ہو گیا ہے، آپ نے بھی یہی لکھا ہے۔ اس سے مراد صرف ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے۔ جس کی تعیین جمہور علماء نے ایک منہ (۶۷۵ گرام) غلہ سے کی ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دو منہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی فدیے کی مقدار نصف صاع (دو منہ) منقول ہے۔ اس اثر کے پیش نظر دو منہ (تقریباً سوا کلو اتاج) فدیے کی مقدار زیادہ صحیح ہے۔

علاوہ ازیں ایک اور صحابی رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عمل بھی منقول ہے کہ بوڑھے ہونے کے بعد انھوں نے ایک یا دو سال ہر دن ایک مسکین کو گوشت کے ساتھ کھانا کھلایا اور روزہ نہ رکھا۔

(صحیح بخاری، تفسیر ﴿ایا ما معدودات﴾)

خلاصہ اس ساری گفتگو کا یہ ہے کہ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ کی بابت جو وضاحت کی گئی ہے، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی ثابت ہے۔ اس لیے یہی تفسیر مستند ہے۔ اس سے ہٹ کر اس کی جو تفسیر کی جائے گی، وہ غیر مستند اور غیر صحیح ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جو مطلب ”الفوز الکبیر“ میں بیان کیا ہے وہ مذکورہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف ہے، اس لیے وہ بھی ناقابل قبول ہے۔ علاوہ ازیں خود شاہ صاحب نے لکھا ہے:

## فدیۃ طعام مسکین

تحریر

جناب الشیخ صلاح الدین یوسف

کہ ”عام لوگ جو روزہ ادا کرنے سے بہ وجہ مشکلات یا بلا عذر، قاصر ہیں وہ لوگ غریب لوگوں کو دو وقت کا کھانا تو ضرور دیں گے جس سے ہزاروں غریب لوگ فائدہ اٹھا سکیں گے جس سے وہ اب محروم ہیں۔“

اس عبارت سے غالباً آپ کا مطلب یہ ہے کہ طاقت رکھنے کے باوجود یہ عام اجازت دے دی جائے کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے فدیہ دے دے۔ اس سے ہزاروں غریبوں کو دو وقت کا کھانا میسر آجائے گا جس سے وہ اس وقت محروم ہیں۔ اسی لیے آپ ”یطیقونہ“ کو منسوخ بھی قرار دینا نہیں چاہتے۔

اگر آپ کا مطلب میں صحیح سمجھا ہوں تو یہ موقف صحیح نہیں ہے۔ محض چند ہزار غریبوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے روزے کی عمومی فرصت کو ختم کر دیا جائے اور ہر شخص کو اختیار دے دیا جائے کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔ اس طرح تو کچھ لوگ معاشی فوائد کے لیے پانچ وقت کی نماز کو بھی ختم کرنے کا مشورہ دے دیں گے کہ اس سے (نعوذ باللہ) کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر مسلسل بغیر وقفے کے کام جاری رکھا جائے تو زیادہ معاشی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

اس لیے راقم نے ”احسن البیان“ میں جو لکھا ہے، وہ عام روایتی انداز نہیں ہے بلکہ جمہور کی رائے کے عین مطابق ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں یہ رخصت دی گئی تھی، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ روزہ رکھ لو تو یہ بہتر ہے۔ یہ گویا تدریجی حکمت عملی اختیار کی گئی۔ بعد میں ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ کے ذریعے سے ہر تن درست (طاقت رکھنے والے) کے لیے اس کو فرض کر دیا گیا۔ (صحیح بخاری، حدیث: ۱۹۴۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کو صرف ان لوگوں تک ہی محدود رکھا جائے گا جو زیادہ بڑھاپے کی وجہ

کیا بلا عذر روزے کی بجائے فدیہ دیا جاسکتا ہے؟

سوال

مکرمی و محترمی استاذ حضرت حافظ صلاح الدین صاحب! السلام علیکم۔ اُمید ہے مزاج گرامی بہ خیر ہوگا۔ مندرجہ ذیل مسئلے کے بارے میں آپ کی تحقیقی رائے میری تفسی کا باعث ہوگی۔

﴿الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ غَيْرَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ البقرة: ۱۸۳

کے بارے میں تراجم اور تفاسیر میں کافی اختلاف دیکھنے میں آتا ہے۔ بعض حضرات اس کا ترجمہ شاذ قراءت ”یطیقونہ“ کے مفہوم کے مطابق کرتے ہیں۔ بعض حضرات آیت ”یطیقونہ“ کو منسوخ بناتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے بجائے اس نے صدقۃ الفطر مراد لیتے ہیں۔ (الغزالی)

آیت ۱۸۳ کی روایت میں ہے تو ثابت نہیں ہوتا بلکہ دیگر حضرات اسے منسوخ کرتے ہیں۔ بوڑھے اور دائمی مریض لوگوں سے یہ روایت نبوی سے کوئی رہنمائی نہیں ملتی سوائے قول ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ (صحیح بخاری)

آپ نے احسن البیان میں عام روایتی تفسیری انداز اختیار فرمایا ہے۔ مگر امامین احسن اصلاحی کی ”تدبر قرآن“ تو اس بارے میں ثیب تاویلات کا مجموعہ ہے۔

اگر آیت ۱۸۳ میں منسوخ کا قطعی طور پر ثابت نہ ہو، جیسا کہ بظاہر نظر آتا ہے تو کیا اس اجازت (روزہ نہ رکھنے) کو فدیے سے بہتر قرار دینا کسی بھی طرح جائز نہیں ہوگا؟ اگر ہاں ہے تو روزہ ادا کرنے سے بہتر مشاہدات یا عبادتیں تو ہیں وہ لوگ غریب لوگوں کو دو وقت کا کھانا کھانا دیں گے جس سے ہزاروں غریب لوگ فائدہ اٹھا سکیں گے جس سے وہ اب محروم ہیں۔

میں نے اس مسئلے پر فیروز آبادی، فیروز مہدالائق، سندھ

جواب

# روزہ..... احکام و مسائل اور فضائل

قسط نمبر ۲

ترجمہ: جناب عبدالشیر قاری

راتوں کو میاں بیوی علیحدہ رہتے تھے لیکن چونکہ یہ مدت غیر فطری تھی اکثر لوگ اس میں مجبور ہو کر نفسانی خیانت کے مرتکب ہو جاتے تھے۔ اس لیے اسلام نے صرف روزہ کی حالت کے لیے یہ ممانعت محدود کر دی اور رات کو اجازت دے دی۔ ارشاد الہی ہے:

”روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لیے حلال کیا گیا“ وہ تمہارا لباس میں اور تم ان کے لباس ہو۔ تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔ اس نے تو یہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمایا اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے۔“ (البقرہ: ۱۸۵)

بقیہ اسلف حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ابتداءً اسلام میں ایک حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے کے بعد عشاء کی نماز یا سوئے تک کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت تھی“ سوئے کے بعد ان میں سے کوئی کام نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ظاہر بات ہے یہ پابندی سخت تھی اور اس پر عمل مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دونوں پابندیاں اٹھالیں اور افطار سے لے کر صبح صادق تک کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔“ (احسن البیان: ص ۷۵)

بھول چوک اور خطا و نسیان اسلام میں معاف ہے اگر بھول کر ایک روزہ دار کچھ کھا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے روزہ کی حالت میں کچھ کھا پی لیا تو (اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اس لیے) وہ قاعدہ کے مطابق اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے (اس نے خود ارادہ کر کے روزہ نہیں توڑا) اس لیے اس کا روزہ علی حالہ ہے۔“ (صحیح بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث جس کے راوی سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: ① بچھ لگوانا، ② تے ہو

بوڑھے بیمار مسافر کمزور اشخاص جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (بیمار و مسافر اور عارضی معذور بیماری حالت سفر اور عذر کے رفع ہونے کے بعد اتنے دنوں کی قضا بعد کو رکھیں اور جو دائمی طور سے معذور ہیں وہ روزہ کے بجائے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔) فرمان الہی ہے:

”تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرے اور جو بمشکل روزہ رکھ سکتے ہوں ان پر ایک مسکین کا کھانا ہے۔“ (بقرہ: ۱۸۵)

جامع ترمذی میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

[عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْحَامِلِ وَالْمَرْضِ الصَّوْمَ»]

”تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرے اور جو بمشکل روزہ رکھ سکتے ہوں ان پر ایک مسکین کا کھانا ہے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ اتار لیا۔“

ابتداءً اسلام میں روزہ کے بارے میں یہ حکم تھا کہ اگر افطار کے وقت کھانا تیار نہیں اور روزہ دار انتظار کرتے کرتے سو گیا تو پھر جاگ کر کھانا نہیں کھا سکتا تھا۔ دوسرے دن کا روزہ مشروع ہو جاتا تھا۔ ایک صحابی کے ساتھ یہ واقعہ ہوا اور اس کو غش آگیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْغَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾

”تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔“ (البقرہ: ۱۸۵)

جاہلیت میں دستور تھا کہ روزہ کے دنوں میں

رمضان کو روزہ کے ساتھ کیوں مخصوص کیا گیا؟

رمضان ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں یہ فرمان نازل ہوا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾

”یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول (شروع) ہوا ہے۔“ (البقرہ: ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ نے روزے رمضان میں فرض کیے ہیں اور ان دنوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دو برکتوں اور سعادتوں کا اجتماع بڑی حکمت اور انبیت کا حامل ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور گم کردہ راہ انسانیت کو ”صبح صادق“ نصیب ہوئی۔ اس لیے یہ مہینہ مناسب تھا کہ جس طرح طلوع صبح صادق روزہ کے آغاز کے ساتھ مربوط کر دی گئی ہے اس طرح اس مہینہ کو بھی جس میں ایک طویل اور تاریک رات کے بعد پوری انسانیت کی صبح ہوئی پورے مہینہ کو روزے کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے۔ خاص طور پر اس وقت جب کہ اپنی رحمت و برکت روحانیت اور نسبت باطنی کے لحاظ سے بھی یہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل تھا اور بجا طور پر اسلام کا مستحق تھا کہ اس کے دنوں کو روزے سے اور راتوں کو عبادت سے آراستہ کیا جائے۔ (ارکان اربعہ ص ۲۷۹)

## روزہ کے مسائل:

① اسلام میں روزہ کا حکم عام ہے عورت مرد کی کوئی تخصیص نہیں:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

”اس مہینہ میں جو موجود ہو وہ مہینہ بھر روزہ رکھے۔“ (بقرہ: ۱۸۵)

② اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو بوجہ ان کے نماز اور روزہ رکھنے سے مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

عورتیں ایام حمل میں رضاعت اور دیگر مخصوص ایام میں۔

جانا، ① احتلام ہونا۔ (جامع ترمذی)

روزے کی حالت میں مصیبتوں سے پرہیز کی تاکید کی گئی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ]

”جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“ (صحیح بخاری)

معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہر آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ مصیبت و منکرات سے بھی زبان و دہن اور دوسرے اعضاء کی حفاظت کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پروا نہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں کہ

”پھر کتنے لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ایک بچے صائم کی پاک اور ستمری زندگی بھی انہیں نصیب ہے؟ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو ایک طرف تو نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں دوسری طرف لوگوں کا مال کھاتے بندوں کے حقوق غصب کرتے اعزہ و اقارب کے فرائض پامال کرتے بندگان الہی کی غیبت کرتے ان کو دکھ اور تکلیف پہنچاتے طرح طرح کے مکر و فریب کو کام میں لاتے ہیں۔ یعنی اپنے دل کے حکم کو تو گناہوں کی کثافت سے آسودہ اور سیر رکھتے ہیں جب کہ ان کے جسم کا پیٹ بھوکا ہوتا ہے۔ کیا یہی وہ روزہ دار ہیں جن کی نسبت فرمایا کہ [اَنْتُمْ مِنْ صَالِحِيْنَ لَيْسَ لَكُمْ مِنْ صَوْمِهِ اِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ] ”کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔“ (صحیح بخاری و ابن ماجہ۔ ارکان اسلام ص ۲۵۵)

سحری اور افطاری کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”سحری کھایا کرو اس میں برکت ہے۔“ (صحیح بخاری)

آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ

”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔“ (مسلم)

افطار میں تعمیل کا حکم فرمایا ہے:

[عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفُطْرَ]

سیدنا سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تک میری امت کے لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے وہ اچھے حال میں رہیں گے۔“ (مسلم)

افطار میں تاخیر سے اس لیے منع فرمایا کہ یہ فساد اور فتنہ کی نشانی ہے۔ اس کے علاوہ اسے اہل کتاب کے غالی دین داروں کا شعار قرار دیا ہے۔ سنن ابی داؤد میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جب تک لوگ افطار میں عجلت سے کام لیتے رہیں گے اس وقت تک دین غالب رہے گا اس لیے کہ یہود و نصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے روزہ افطار کرانے والے شخص کو بڑے اجر و ثواب کا مستحق قرار دیا ہے سیدنا زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس کسی شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی مجاہد کو جہاد کا سامان دیا (مثلاً اسلحہ وغیرہ) تو اس کو روزہ دار اور مجاہد کے مثل ہی ثواب ملے گا۔“ (شعب الایمان بیہقی)

روزہ کی حالت میں بعض امور کی انجام دہی کی اجازت دی گئی ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں کہ ”اسلام میں بھی اصل خوبی یہی ہے اس لیے روزہ کی حالت میں سر میں تیل ڈالنا، سرمہ لگانا، خوشبو ملنا، اسلام میں روزہ کے منافی نہیں۔ منہ دھونے

اور مسواک کرنے کی بھی تاکید ہے اس سے طہارت اور پاکی کے علاوہ یہ غرض بھی ہے کہ روزہ دار ظاہری پریشان حالی اور پراگندگی کی نمائش کر کے ریا میں گرفتار نہ ہو اور نہ یہ ظاہر ہو کہ وہ اس فرض کے ادا کرنے میں اور خدا کے اس حکم کے بجا لانے میں نہایت تکلیف، مشقت اور کوفت برداشت کر رہا ہے۔ بلکہ انہی خوشی، رضا مندی اور مسرت ظاہر ہو۔“ (میرۃ القی: ۲۳۰/۵)

### روزہ سے منہ پھل

آنحضرت ﷺ نے روزہ اور ماہ رمضان المبارک کے بہت فضائل بیان فرمائے ہیں ذیل میں چند فضائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری)

”آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا۔“ (مسلم)

”جو لوگ رمضان کے روزے ایمان و اعتقاد کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (بخاری)

### روزہ کا اصل مقصد

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں کہ ”روزہ وہ ہے جو ہمیں پرہیزگاری کا سبق دے روزہ وہ ہے جو ہمارے اندر تقویٰ اور طہارت پیدا کرے روزہ وہ ہے جو ہمیں صبر و تحمل، شدائد و تکالیف کا عادی بنائے۔ روزہ وہ ہے جو ہماری تمام بگئی قوتوں اور غصبی خواہشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے۔ روزہ وہ ہے جس سے ہمارے اندر نیکیوں کا جوش صداتوں کا عشق، راست بازی کی شینگی اور برائیوں سے اجتناب کی قوت پیدا ہو۔ یہی چیز روزہ کا اصل مقصود ہے اور باقی سب کچھ بمنزلہ وسائل و ذرائع کے ہے۔“ (ارکان اسلام ص ۲۸۳)۔ (جاری)



جج تلے الفاظ میں بھی صاحب کا تعارف اور سوانحی خاکہ بیان کیا، ان کی کتابوں کے نام لے کر ان کی تفصیل بیان کی۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ہمارے جامعہ کے ایک استاد مولانا فاروق الرحمان یزدانی صاحب اپنی کلاس کے طلبہ سے بھی صاحب کی ملاقات کروانا چاہتے تھے۔ لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ جامعہ میں بھی صاحب کے اعزاز میں ایک تقریب کے ذریعے سب طلبہ سے بھی صاحب کی ملاقات کروائی جائے۔ اس تقریب میں بعض مشاہیر اور اکابر علماء کرام نے بھی صاحب کے بارے اپنے تاثرات بھی بیان کئے۔

مولانا حافظ عبدالعزیز علوی صاحب نے بھی صاحب کے اپنے قرابت داروں کے ساتھ بے لوث تعلق کو بیان کیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ بھی صاحب اپنے مسلک کے بے لوث مبلغ ہیں۔ انہوں نے اپنے دوست اور بھارت کے سابق صدر گیانی ذیل سنگھ کا تذکرہ لکھتے وقت اس میں زیادہ تذکرہ اہل حدیث کا کیا ہے۔ مولانا حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی صاحب نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دیگر علماء کی مثال دے کر فرمایا کہ بھی صاحب نے اس سچ سے مسلک اہل حدیث کے لئے کام کیا ہے۔

مولانا حافظ مسعود عالم صاحب نے بھی صاحب کی آپ بیتی ”مزر گئی گزران“ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھی صاحب کا اسلوب تحریر بہت عمدہ اور اتنا دلچسپ ہے کہ جب قاری ان کی تحریر پڑھنا شروع کرتا ہے تو اس میں محو ہو جاتا ہے۔ محقق اہل حدیث، مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اپنے تاثرات میں فرمانے لگے کہ بھی صاحب اپنی تحریروں میں قاری کو اس طرح دہلی، بنارس، کلکتہ، لاہور اور پنجاب کے علاقوں کی سیر کراتے ہیں جیسے کوئی پکڑ کر لیے پھرتا ہو۔



پہلی کتاب ”نفوس عظمت رفیعہ“ اشاعت پذیر ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچی تو بھی صاحب کے لکھے گئے شخصی خاکوں کا شہرہ ہر سو ہونے لگا، اپنے پرانے سبھی ان کے اسلوب نگارش کی دلکشی کی داد دینے لگے۔ اس کے بعد ان کی کئی ہی کتابیں پے در پے شائع ہوئیں اور انہوں نے داد و تحسین وصول کی۔ بزم ارجمندان، کاروان سلف، قافلہ حدیث، صوفی محمد عبداللہ، تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن ہفت اقلیم، دبستان حدیث، گلستان حدیث، چمنستان حدیث، برصغیر میں اہل حدیث کی سرگذشت، اہل حدیث کی اولیات، برصغیر میں اہل حدیث

جامعہ سلفیہ فیصل آباد وطن عزیز پاکستان میں جماعت اہل حدیث کا مرکزی دارالعلوم ہے۔ اس میں دینی اور عصری علوم کی تدریس و تعلیم کا بڑا عمدہ انتظام ہے۔ جامعہ سلفیہ میں تعلیم و تعلم کے حوالے سے آئے روز پروگرام اور تقاریر کا اہتمام ہوتا رہتا ہے۔ نامور اہل علم اور ماہرین تعلیم اپنے ارشادات عالیہ سے جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ کو مستفید کرتے رہتے ہیں۔ 3 مئی 2015ء کو اسی سلسلے کی ایک منفرد تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے روح رواں مورخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تھے۔ یہ تقریب انہی کی جماعتی اور تصنیفی خدمات کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ مورخ اسلام

مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اپنے تاثرات میں فرمانے لگے کہ ”بھی صاحب اپنی تحریروں میں قاری کو اس طرح دہلی، بنارس، کلکتہ، لاہور اور پنجاب کے علاقوں کی سیر کراتے ہیں جیسے کوئی پکڑ کر لیے پھرتا ہو۔“

کی آمد غرض یہ سب کتب محترم بھی صاحب کے پر بہار قلم کا عظیم شاہکار ہیں۔ ان میں علمائے اہل حدیث کی خدمات قرآن و حدیث کے ساتھ ان کی تعلیمی، تدریسی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات کا تذکرہ اس خوبصورتی سے کیا گیا ہے کہ قاری اس میں محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ بھی صاحب کی انہی خدمات کے باوصف جامعہ سلفیہ میں ایک پروقتار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اپنے برادر اصغر جناب سعید احمد بھٹی کے ہمراہ جامعہ سلفیہ تشریف لائے تو چودھری یاسین ظفر، مولانا حافظ مسعود عالم، شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالعزیز علوی اور جامعہ کے دیگر اساتذہ کرام نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ نماز ظہر کے بعد جامعہ کی مسجد میں قاری محمد ریاض صاحب کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد چودھری یاسین ظفر صاحب نے بڑے

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب جماعت اہل حدیث کا عظیم سرمایہ ہیں۔ ان کا شمار عصر حاضر کے اونچے لکھاریوں میں ہوتا ہے۔ آپ پندرہ سال تک مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیکرٹری رہے، برسوں مفت روزہ الاعتصام لاہور کے مدیر رہے، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ابتدائی دور کے ناظم دفتر آپ تھے۔ بلاشبہ ان کا شمار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بانی ارکان میں ہوتا ہے۔ جب اپریل 1955ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی گئی تو جامعہ کے جبراساسی کی اس تقریب میں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب بھی موجود تھے۔ الاعتصام کی ادارت سے علیحدگی کے بعد بھی صاحب ادارہ ثقافت اسلامیہ سے منسلک ہو گئے۔ آپ نے وہاں کئی عربی کتابوں کے اردو تراجم کئے اور کئی شاندار کتب تالیف و تصنیف کیں۔ 1996ء میں ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی صاحب نے اپنی یادداشتوں کو قلمبند کرتے ہوئے مختلف شخصیات کے حالات و واقعات اور خاکے لکھنا شروع کیے۔ اس سلسلے میں ان کی

یادِ رفگان

# حضرت مولانا محمد ادریس ضیاء

حافظ

تحریر: جناب محمد سمیل گورداسپوری

آپ لاہور کے نواحی علاقہ جیانگا میں 1953 میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میٹرک تک لاہور میں ہی حاصل کی پھر جماعت کی معروف دینی درس گاہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں داخل کروا دیے گئے۔ اس درس گاہ میں آپ کے اساتذہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ الفلاح، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم، حضرت مولانا محمد لکھوی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ امجد چھوٹی (مدظلہ العالی) جیسے کبار رجال شامل تھے۔ 1975 میں آپ نے اس درس گاہ سے سند فراغت حاصل کی۔ اسی سال آپ کو جامع مسجد اہل حدیث غازی آباد لاہور کی خطابت کی ذمہ داری سونپ دی گئی اور پچاس روپے مشاہرہ مقرر ہوا۔ اسی سال آپ کی شادی خانہ آبادی ہوئی پانچ سال تک آپ اسی مسجد میں قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے رہے۔ 1980 میں آپ وہاڑی کی جماعت کی دعوت پر وہاڑی تشریف لے آئے اور مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث کلب روڈ کی خطابت و امامت آپ کے سپرد کر دی گئی۔ آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد تبلیغی میدان میں آتے ہی حضرت علامہ احسان الہی ظہیر کے قریبی ساتھیوں میں شامل ہو گئے اور اپنی نو عمری میں ہی 77-1976 میں بنائی گئی اہل حدیث مطالبات کمیٹی کے رکن نامزد کئے گئے۔ جبکہ اس کمیٹی کے ارکان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ آف گوجرانوالہ، حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی اور حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری جیسے اکابر شامل تھے۔ 79-1978 میں جمعیت اہل حدیث کی ایگزیکوٹو باڈی کے رکن بنائے گئے۔ 88-1987 میں متحدہ جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کے ناظم بنائے گئے جبکہ امیر ضلع وہاڑی حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری کو بنایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ 1990 سے 1995 تک آپ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز رہے۔ 1996 سے 2015 تک آپ مرکزی جمعیت اہل

حدیث ضلع وہاڑی کے امیر رہے۔ 2000ء سے اتحاد بین المسلمین کے مشترکہ فورم ملی یک جہتی کونسل ضلع وہاڑی کے چیئر مین، 2007ء سے نظریہ پاکستان ٹرسٹ ضلع وہاڑی کے صدر، 2009ء سے علماء و مشائخ و جگ پاکستان مسلم لیگ ن کے ضلعی صدر اور 1980ء سے ڈویژنل امن کمیٹی ملتان کے رکن چلے آ رہے تھے۔ ان تمام مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ وہاڑی کے گورنمنٹ ہائی سکول میں عربی منچر کے فرائض ادا کرتے رہے۔

آپ بڑے فعال اور چاک و چوبند شخصیت کے حامل تھے۔ بیک وقت کئی تنظیموں و کمیٹیوں سے منسلک ہونے کے باوجود اپنے فرائض با احسن ادا کرتے رہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث آپ کی قیادت میں ضلع بھر میں دن بدن ترقی کی منازل طے کرتی رہی۔

1980ء سے 2010ء تک تقریباً تیس سال آپ مسجد مبارک اہل حدیث وہاڑی میں امامت و خطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ دوران تبلیغ آپ پر بعض مرتبہ بڑی سخت آزمائشیں آئیں لیکن آپ نے اپنے اسلاف کے اسوہ پر عمل پیرا رہتے ہوئے بڑے صبر اور استقامت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور ثابت قدم رہے۔

1997ء کے لگ بھگ آپ قصور کی طرف سے ایک تبلیغی پروگرام سے فراغت کے بعد بذریعہ بس واپس وہاڑی آ رہے تھے۔ رات کے تقریباً دو بجے کا وقت تھا کہ وہاڑی کے قریب آپ کی بس سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے ایک ٹرک سے ٹکرائی۔ یہ بڑا خوفناک حادثہ تھا جس میں موجود مسافروں کے ساتھ ساتھ آپ بھی شدید زخمی ہوئے۔ اتفاق سے اسی وقت حضرت گورداسپوری کے صاحبزادہ جناب زبیر عامر گورداسپوری جو اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ کار میں ملیسی سے ایک تبلیغی پروگرام سے فارغ ہو کر واپس پورے والا جا رہے تھے جائے کہ حادثہ پر پہنچ گئے۔ ان کو یہ علم نہیں تھا کہ بس میں آپ بھی موجود ہیں انہوں نے انسانی ہمدردی کے جذبہ سے اپنی گاڑی

کھڑی کی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ جلدی جلدی بس کے زخمی مسافروں کو بس سے نکال کر دوسری گاڑیوں کے ذریعہ ہسپتال روانہ کرنا شروع کر دیا۔ بس کی باڈی نوٹ پھوٹ چکی تھی، دروازے اور کھڑکیوں سے نذرنا محال ہو چکا تھا کہ اسی دوران بس کے اندر سے اندھیرے میں کسی نے جناب زبیر گورداسپوری کو ان کا نام لے کر پکارا اور کہا کہ زبیر! میں شدید تکلیف میں ہوں مجھے جلدی نکالو، جناب زبیر گورداسپوری فرماتے ہیں کہ اس جگہ اس وقت مجھے اپنا نام سن کر ایک زبردست دھچکا لگا، میں فوراً سمجھ گیا کہ جس شخص نے مجھے آواز دی ہے یقیناً میرا کوئی عزیز یا جاننے والا ہے۔ چنانچہ میں فوراً آواز کی طرف لپکا اور بس کی باڈی میزھی میزھی ہونے کی وجہ سے بڑی مشکل سے آواز تک پہنچی تو دیکھا کہ حضرت حافظ صاحب خون میں لت پت بس کی سیٹوں کے درمیان پھٹے ہوئے ہیں۔ میں نے جلدی سے سیٹوں سے زور آزمائی کرنا شروع کر دی اور حضرت حافظ صاحب کو نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ میں نے اپنے دو تین ساتھیوں کو بھی بلا لیا لیکن حضرت حافظ صاحب کی ایک ناگہان بس کی باڈی میں بری طرح پھنسی ہوئی تھی جو نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، دوسرا حضرت حافظ صاحب کا سارا جسم نوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ ہم حضرت حافظ صاحب کو ان کے جسم کے جس حصے سے بھی پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کرتے تو حافظ صاحب کی تکلیف سے کراہیں نکل جاتیں، ادھر حافظ صاحب کے جسم سے خون مسلسل بہتا چلا جا رہا تھا۔ یہ صورت حال حضرت حافظ صاحب کی زندگی کے لئے بڑی خطرناک تھی۔ اسی دوران میرا ایک ساتھی کہیں سے لوہے کی زنجیر (بھینسوں کا سنگل) ڈھونڈ لایا، اس زنجیر کے ایک سرے کو ہم نے سیٹوں سے باندھا اور دوسرا سر اس کھڑکی سے باہر نکال کر ایک ٹریکٹر کے پیچھے باندھ کر ٹریکٹر سے زور لگوا کر پھر کہیں جا کر حضرت حافظ صاحب کی سیٹ کے نیچے پھنسی ہوئی ناگہان آزاد ہوئی۔ پھر حافظ صاحب کو اٹھا کر بس کی کھڑکی سے بڑی مشکل سے باہر نکالا اور ایبٹن میں ڈال کر ہسپتال روانہ ہوئے، اتنے میں حضرت حافظ صاحب بیہوش ہو چکے تھے، ہسپتال پہنچ کر علاج معالجہ شروع ہو گیا۔ حضرت حافظ صاحب کو خون کی شدید ضرورت تھی کیونکہ ان کا کافی خون بہہ چکا تھا۔ ہم چار ساتھیوں نے فوراً ایک ایک بوتل خون دیا جو ہسپتال کے

- کی امامت و خطابت کی ذمہ داریاں کر رہے ہیں۔
- ② مولانا ضیاء الرحمن ضیاء خطیب جیالاکا لاہور۔ پچھلے دس سال سے خطابت کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔
- ③ مولانا شفیق الرحمن ضیاء خطیب گڑھاموڑ
- ④ احسان الہی ضیاء۔ گورنمنٹ سروس میں ہیں۔
- ⑤ عزیز الرحمن ضیاء۔ طالب علم میٹرک۔
- ⑥ قاری حبیب الرحمن ضیاء۔ گڑھاموڑ کے دینی مدرسہ میں شعبہ حفظ القرآن کے انچارج ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر آپ کی دینی و ملی خدمات قبول فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آپ کے اخلاف کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کی عمر، علم، عمل اور رزق میں برکت فرمائے اور آپ کی اولاد کو اسی طرح دین حنیف کی خدمت کرنے کی توفیق دیے رکھے۔ (آمین)

### فدیۃ طعام مسکین

”غرائب قرآن کی شروح میں بہترین شرح مترجم القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے جو ابن ابی طلحہ کے طریق روایت سے صحت کے ساتھ ہم کو پہنچی ہے اور غالباً امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی صحیح بخاری میں اسی طریق پر اعتماد فرمایا ہے۔“

(الفوز الکبیر (مترجم)، ص ۳۱۔ طبع ندوۃ المصنفین، دہلی۔ ۱۹۵۵ء)

اور ﴿يُطِيقُوهُ﴾ کی یہ تفسیر کہ اس سے مراد وہ بوڑھے اور مرد و عورت ہیں جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور صحیح بخاری (حدیث: ۲۵۰۵) میں ہے۔ اس اعتبار سے یہ آیت ان کے نزدیک منسوخ نہیں ہے، محکم ہے۔ شاہ صاحب نے ”الفتح الجبیر“ (فارسی) میں بھی یہ بات لکھی ہے:

«وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُوهُ فِدْيَةٌ» ھی منسوخہ، وقیل: ھی محکمۃ للشیخ الکبیر والمرأۃ الکبیرۃ»

(الفتح الخبیر، ص: ۴۵، مطبع علمی، لاہور)

اس تفصیل سے شاہ صاحب کی محولہ تاویل خود ان کی تصریحات کے مطابق غیر معتبر قرار پاتی ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

وجہ سے ضعیف اور نڈھال ہو چکے تھے اور تبلیغی و تنظیمی سرگرمیوں میں بہت کم حصہ لیتے تھے پھر انہی بیماریوں کی وجہ سے ۱۹۸۵-۸۶ میں وفات پا گئے (اللہم المغفرلہ) اس کے برعکس حضرت حافظ صاحب کو حضرت گورداسپوریؒ کی قیادت و راہنمائی ان کی وفات ۲۰۱۲ تک تقریباً ۳۲ سال تک حاصل رہی۔ آپ نے ان کی راہنمائی و تجربات سے مستفید ہوتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کو علاقہ کی ایک ایسی مسلمہ قوت بنا دیا جس کی آواز پورے ضلع میں ہر فورم پر نہ صرف سنی جاتی ہے بلکہ اسے خاص اہمیت بھی دی جاتی ہے۔

آپ ایک بلند آہنگ خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وسیع القلب عالم دین تھے۔ وہاڑی میں آپ کے ۳۵ سالہ دور تبلیغ میں بے شمار لوگ آپ کی خطابت و تبلیغ سے مستفید ہوئے اور فضول رسوم و رواج و بدعات سے تائب ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔ آپ انسانی فلاحی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ انسانی بھلائی کی ایسی ہی سرگرمیوں میں مصروف آپ کا قافلہ حیات ۲۰۱۵ میں آن پہنچا۔ ۱۸ اور ۱۹ مئی کی درمیانی رات آپ کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا، آپ کی تشویش ناک حالت کی بناء پر آپ کو نیشنل ہسپتال ملتان لے جایا گیا لیکن اب خالق کائنات کا وعدہ اچکا تھا جس سے کسی ذی روح کو مفر نہیں۔ آپ ۶۲ سال کی عمر میں ۱۹ مئی کی صبح اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف کوچ کر گئے اور اسی روز شام ۶ بجے آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ مولانا حبیب الرحمن ضیاء نے نماز جنازہ کی امامت کی، نماز جنازہ میں علماء و احباب جماعت کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ بلاشبہ یہ وہاڑی کی تاریخ کا مثالی جنازہ تھا، نماز جنازہ کے بعد آپ کو وہاڑی کے ہی مرکزی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بڑی نیک اور صالح اولاد سے نوازا۔ آپ کے ۶ بیٹے ہیں جن میں سے ۴ دین حنیف کی تبلیغ و نشر و اشاعت میں مصروف ہیں

- ① مولانا حبیب الرحمن ضیاء فاضل ابو ہریرہ شریعہ کالج لاہور، جرنل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس ضلع وہاڑی جو پچھلے پندرہ سال سے ملتان میں خطابت کی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے لیکن اب یہ آپ کی مسجد

بلڈ بینک سے حافظ صاحب کے بلڈ گروپ کے مطابق تبدیل کروا کر لگوا دیا گیا جس سے حضرت حافظ صاحب کی طبیعت کچھ سنبھل گئی اور آپ ہوش میں آ گئے۔ ہوش میں آ کر آپ نے مجھے حکم دیا کہ اب میرے گھر اطلاع کر دو۔ چنانچہ میں اپنے دو ساتھیوں کو حضرت حافظ صاحب کے پاس چھوڑ کر ایک ساتھی کو اپنے ساتھ لے کر آپ کے گھر گیا، آپ کے بیٹوں کو خبر دی اور انہیں ساتھ لے کر واپس ہسپتال پہنچا، آپ کی کئی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں، علاج معالجہ ہوتا رہا، تقریباً دو سال تک آپ صاحب فرما رہے بالآخر اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو صحت یاب کر دیا اور آپ ایک نئے جذبہ سے تبلیغی، تنظیمی و سماجی خدمات سر انجام دینے لگے۔

۲۰۱۰ میں آپ نے لالہ زار کالونی میں مرکز ضیاء الاسلام کے نام سے نئی مسجد تعمیر کی تو آپ اپنی اس نئی مسجد میں منتقل ہو گئے اور اوقات وفات وہیں خطابت و امامت کی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گڑھاموڑ میں چار کنال قطعہ اراضی پر مشتمل دینی مدرسہ کا بھی آغاز کیا جس میں ۶۵ سے ۷۰ طلبہ قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کی تبلیغی، تنظیمی، سماجی و ملی خدمات کا دورانیہ تقریباً ۴۰ سال پر مشتمل ہے جن میں سے آپ نے تقریباً ۳۵ سال ضلع وہاڑی میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۸۰ میں آپ لاہور سے وہاڑی تشریف لائے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کی تاریخ آپ کے ذکر و خدمات کے اعتراف کے بغیر نامکمل ہوگی۔ ۱۹۴۷ میں قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے ہجرت کر کے ہمارے اسلاف میں سے دو بزرگوں حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری آف بور یوالا اور ولی العصر حضرت مولانا قاری عبداللطیف جالندھری آف وہاڑی نے اس علاقہ کو اپنا مسکن بنایا اور اس علاقہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد رکھی ان دونوں یہ علاقہ ضلع ملتان سے منسلک تھا۔ حضرت حافظ صاحب نے انہی بزرگوں کے قائم کئے ہوئے نظم کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ بڑی کامیابی سے آگے بڑھایا۔ حضرت حافظ صاحب کو حضرت مولانا قاری عبداللطیف جالندھریؒ کی صحبت زیادہ عرصہ میسر نہ رہ سکی۔

کیونکہ حضرت حافظ صاحب جب ۱۹۸۰ میں وہاڑی تشریف لائے تو حضرت قاری صاحبؒ بعض بیماریوں کی

## منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جُبرہ و دستار نہیں ملتے

قائم مقام ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ تلہ گنگ میں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وطن عزیز اور انٹرنیشنل طور پر اپنی بساط کے مطابق قرآن و سنت کی تشہیر و تبلیغ میں مصروف کار ہے جب بھی کوئی اور کہیں برائی، فتنہ و فساد، تحریک کاری، ظلم و تشدد اور غیر اسلامی نظریات سر اٹھاتے ہیں تو ان کی بھرپور مذمت اور مخالفت کرتی ہے۔ تاریخ اس کی واضح شہادت دے رہی ہے، موجودہ حالات میں بھی تبلیغ و تشہیر کا فریضہ جہاں جماعت کے علماء کرام، خطباء، عظام احسن انداز میں انجام دے رہے ہیں وہاں ہائی لیول پر جماعتی قیادت حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے پیغام ٹی وی چینل آن ایئر کر رکھا ہے جو کہ خالصتاً قرآن و سنت کی اشاعت کے لیے خدمات پیش کر رہا ہے۔ جسے ہر ملک میں رائج العقیدہ اور مثبت سوچ کے حامل لوگ انتہائی پسند کر رہے ہیں۔ انہی فرائض کی انجام دہی کے لیے ملک بھر میں موجود کرنٹ الیٹوز تحفظ حریم شریفین اور بدھ مت بری حکومت کے مظالم کے خلاف مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لیے ہر چھوٹے بڑے شہر میں جلسہ ہائے عام کانفرنسز اور ریلیاں منعقد کی جا رہی ہیں۔ لہذا ضلع پٹوال کی تحصیل تلہ گنگ میں جماعت کے قائم مقام ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ تشریف لائے، ان کے ساتھ ملک کے معروف خطیب مولانا محمد حسین مدنی اور جماعت کے دریہ بھی خواہ رانا ضیہ الحسن صاحب بھی تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا اور مسود کن انداز میں حمد و نعت بھی پیش کی گئی، جبکہ اسٹیج ٹیکرٹری کے فرائض جناب سجاد الرحمن نے سرانجام دیے۔ ہاؤس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے سب سے پہلے مسلک اہل حدیث کی صداقت، مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات اور قیادت کی مصروفیات کا تذکرہ کیا۔ پھر بین الاقوامی حالات کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ اس کے اسباب و واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے ہر مسلمان کی ذمہ داری کا احساس

اور ایک عظیم جذبہ پیدا ہوا۔ جماعت کے معروف خطیب مولانا محمد حسین مدنی نے بڑے پیارے انداز میں خطاب فرمایا اور اہل حدیث علماء و قیادت کو خراج تحسین پیش کیا جو اس وقت ملک و ملت اور دین اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے بٹ صاحب اور سامعین کے مطالبہ پر امام عبدالرحمن المدیس کی طرز پر قرآن مجید کی تلاوت سنائی جس سے ماحول میں انتہائی دلچسپی اور خوبصورتی پیدا ہوئی۔

اس پروگرام کے انتظامات علاقہ کی بزرگ شخصیت مولانا حافظ عبدالرزاق فاضل مدینہ یونیورسٹی کی سرپرستی میں مکمل ہوئے۔ انہی کی دعائے خیر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔



## اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں کے نام!

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان ملک میں سلفی نوجوانوں کی وہ واحد تنظیم ہے جس کے زیر انتظام پاکستان بھر میں خدمت خلق اور دعوت دین کے حوالے سے کام انتہائی مربوط طریقہ پر جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے ہر سال بڑی ہی تیزی سے ان منصوبہ جات میں وسعت کے ساتھ ساتھ پروگراموں کو انتہائی منظم کیا جا رہا ہے لیکن یہ سب کچھ آپ کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔

محترم بھائی! نیکیوں کا موسم بہار رمضان المبارک اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ہم پر سایہ قلم ہے اس ماہ مقدس میں نفل کو فرض کا درجہ دے دیا جاتا ہے اور فرض کا اجر 70 گنا سے 700 گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس آپ کی اپنی تنظیم ہے جو آپ کی معاونت سے الاحسان و ملیفیر فاؤنڈیشن پاکستان کے تحت پاکستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں فری موبائل ہسپتال، فری ایبولینس سروسز، فری ڈسپنسری، وائر فلٹر پلانٹس کی تنصیب، غرباء، مساکین کے لیے عید گفٹ، فطرانہ سکیم، کفالت یتیمی پروگرام، اجتماعی قربانی، پبلک لائبریری، قرآن و حدیث اور عصری تعلیم پر مبنی نصابی و دینی لٹریچر کی اشاعت، ماہوار تبلیغی و اصلاحی پروگرام سالانہ ختم نبوت کانفرنسز، نفاذ اسلام کانفرنسز، تحفظ حریم شریفین کانفرنسز، مظاہرے، ریلیاں، عوام و کانفرنسوں کی سیکورٹی پر اخراجات نوجوانوں کی دینی، اخلاقی، تہذیبی نشوونما جیسے منصوبہ جات اور پروگرام چلا رہی ہے۔ اسی طرح ملک میں زلزلہ ہوا سیلاب، کسی بھی آفت کی صورت میں متاثرین کی ہنگامی امداد کی جاتی ہے۔

محترم بھائی جیسا کہ آپ آگاہ ہیں اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ صدقہ کرنے والے اور اس میں معاونت کرنے والے کے لیے برابر اجر ہے۔ آپ کی معاونت سے جو صدقہ و خیرات یا زکوٰۃ جمع ہوگی وہ ان شاء اللہ دینے والے کے ساتھ ساتھ آپ کے لیے بھی باعث اجر بنے گی اور جب تک اس سے قائم ہونے والے منصوبہ جات چلتے رہیں گے یہ آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ رہے گا۔ آپ جانتے ہیں تنظیموں میں فنڈز کی اہمیت انسانی جسم میں خون کی طرح ہوتی ہے۔ ہمارے آئندہ منصوبہ جات اور پروگرام کا کل انحصار رمضان میں چلائے جانے والی فنڈز پر ہوتا ہے اس سلسلے میں تعاون آپ کی تنظیمی ذمہ داری بھی ہے اور اجر و ثواب کا باعث بھی لہذا آپ اپنے علاقے کی مساجد میں ایبل اور انفرادی ملاقاتوں کے حوالے سے اپنی کوششوں کو دگنا کر دیں اور مرکز کے ساتھ تعاون کو یقینی بنائیں۔ شکریہ۔ والسلام

حافظ ذاکر الرحمن صدیقی (صدر المحدث یوتھ فورس)..... حافظ فیصل افضل شیخ (جنرل سیکرٹری)۔ میاں عامر ظہیر (ناظم مالیات)



## مرکزی جمعیت اہل حدیث خانوالہ کا اہم اجلاس

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل خانوالہ کا اہم اجلاس مولانا قاری ایاز ناصر نائب امیر تحصیل خانوالہ کی زیر صدارت جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانوالہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد انس سعیدی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ناظم تحصیل حافظ غفر محمود نے آراکین کا مینہ کے سامنے سابقہ اجلاس کی کاروائی پیش کی جس کی تمام آراکین نے توثیق کی۔ بعد ازاں ناظم تحصیل نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اور طے ہوا کہ رمضان المبارک میں تبلیغی و اصلاحی 48 دروس قرآن کا تحصیل خانوالہ میں مرکزی جمعیت کے زیر اہتمام کیا گیا ہے جس ضلعی علماء خطابات فرمائیں گے جبکہ صرف جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانوالہ میں نماز فجر کے بعد دوسرے تعلیم و تزکیہ پروگرام کے سلسلہ میں 30 دروس کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں ملک بھر سے مرکزی سطح کے علماء، خطباء اور شیوخ الحدیث شرکت فرمائیں گے۔ آراکین نے اس بات کا عزم کیا کہ مرکز نے ہمارے ذمہ جو فہم لگایا ہم اس سے بڑھ کر مرکز کے ساتھ تعاون کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ پیغام نبی وی کے لئے بھی تحصیل خانوالہ کی طرف سے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کونفذ پیش کیا جائے گا۔ آراکین کا مینہ نے اس بات کا عزم کیا کہ تحصیل خانوالہ کے نظم کو دستور کے مطابق چلاتے ہوئے مسلکی جماعتی کاز کی ترویج و اشاعت کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے۔ اجلاس میں کا مینہ اور تحصیل دفتر جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانوالہ پر بھرپور اظہار اعتماد کیا گیا۔ آراکین کا مینہ نے کہا کہ ہمارے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ جہاں مرکزی مجلس شورٰی کا اجلاس ہوا آج وہ ہمارا تحصیل دفتر ہے۔ اجلاس میں مولانا عبدالغفار فردوسی کی بطور ممبر مجلس شورٰی بحالی کروانے پر ڈاکٹر حافظ مسعود اظہار اور مرکزی قائدین کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہار کی بطور ناظم تعلیمات پنجاب نامزدگی پر انہیں مبارک باد پیش کی گئی۔ اجلاس میں ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہار، قاری ایاز ناصر، مولانا غفر محمود، قاری محمد انس سعیدی، مولانا راشد نذیر، مولانا نوید اقبال، مولانا عمران فردوسی چودھری سرفراز، مولانا عبدالغفور، اور رائے نعمان شان عارف شاہین اور ڈاکٹر صدیق نے شرکت فرمائی ڈاکٹر حافظ مسعود اظہار کی دعا پر اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

## امامت و خطابت

شبیر احمد سلفی، سینئر نائب صدر A.S.F خیبر پختونخواہ رمضان المبارک میں امامت و خطابت کے فرائض مرکزی جامع مسجد اہل حدیث دکن بڑھتم (گلیات) میں انجام دیں گے۔  
المرسل: سردار طاہر رمضان گلیاتی

## مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کو صدمہ..... برادر اکبر کا انتقال پر ملال!

گوجرانوالہ 12/13 جون 2015ء کی درمیانی شب کو ہفت روزہ ”اہل حدیث“ لاہور کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری کے برادر اکبر الحاج محمد دین السلفی طویل علالت اور پیرائے انسانی میں انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سلفی العقیدہ صوم و سلوٰۃ کے پابند علماء کرام کے قدر و انجماعت کے تخلص کارکن، حرمین شریفین سے گہری عقیدت کا یہ عالم کہ کئی بار فریضہ حج ادا کیا۔ سفر عمرہ سے واپس آتے تو نئے سفر عمرہ کی تیاری شروع کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنت کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ہفتہ کے روز بعد نماز عصر مرحوم کی نماز جنازہ بڑے قبرستان میں ادا کی گئی۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عباس انجم گوندلوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر بھی انہوں نے دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی، دینی، سماجی رہنماؤں سمیت علماء کرام، طلبہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دریں اثناء امیر محترم سینیٹر پروفسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے اپنے تعزیتی بیان میں جہاں مرحوم کی مغفرت اور بلندئی درجات کے لیے دعا کی۔ وہاں سوگوار خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

**شرکاء جنازہ:** وزیر مملکت عثمان ابراہیم، محمد سعید انصاری سابق صدر لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن، ڈاکٹر پروفسر عبدالغفور راشد، میاں محمد جمیل، مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ، امیر پنجاب پروفسر حافظ عبدالستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، حاجی نذیر احمد انصاری، حافظ عبدالرزاق سینئر نائب ناظم اعلیٰ پنجاب، پروفسر قاری محمد سعید کلپروی، مولانا محمد صادق عتیق، مولانا ابرار ظہیر، مولانا الطاف الرحمن، سندھو سید الطاف الرحمن شاہ (گجرات)، پروفسر خالد حیات محمود، مولانا عبید الرحمن اعظم، مولانا عبدالسلام زاہد، مولانا اعطاء اللہ ساجد، مولانا محمد ایوب، حافظ افتخار الہی توہر، مولانا اعطاء الرحمن اعظم، قاری محمد یحییٰ طہ، مولانا اعطاء الرحمن حقانی، مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا عتیق الرحمن، محمد عمران مجاہد، شفیق الرحمن، ڈاکٹر مسعود احمد انصاری، انجینئر عبدالرحمن، میاں مجیب الرحمن، مولانا محمد تنویر فاروقی، مولانا تاجاج اللہ صدیقی، قاری مصطفیٰ علیم، حکیم عبدالرحمن نظامی، مولانا عبدالرشید عراقی، قاری عبدالماجد ظفر اقبال و دیگر حضرات۔

**تعزیت کے لیے آمد:** حاجی عبدالرزاق ناظم مالیات مرکزیہ مع رفقاء، مولانا محمد یحییٰ وابلہ (گجرات) مع رفقاء، شیخ الحدیث حافظ محمد امین منشی کفایت اللہ شاکر (پسرور) مع رفقاء۔ مولانا محمد صادق عتیق، حافظ محمد عمران عریف، حافظ عبدالغفور، میاں شاہد سلیم، عبدالسلام مغل، قاری شفیق الرحمن و دیگر احباب، حافظ اسد محمود سلفی، مولانا امتیاز جاوید بٹ، حاجی محمد منور، مولانا قاری عصمت اللہ ظہیر، مولانا نذیر احمد سبحانی، حافظ محمد رفیق وڑائچ، و دیگر احباب۔

**ٹیلیفون پر تعزیت:** رانا محمد شفیق خاں پسروری، مولانا امجد جمیل ایم این اے سلفی، نعمت اللہ ظفر، مولانا عبدالرزاق عقیف (تلہ گنگ)، منشی عبدالستار احمد، مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، قاری نذیر احمد (ساہیوال)، سمیل اظہر چوہدری، مولانا نداء الرحمن طیب، پروفسر قاری سیف اللہ ساجد قصوری، عبداللہ بخش و دیگر احباب۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! مرحوم کے صاحبزادگان اعطاء الرحمن (فیصل آباد) 0322-6033526 ضیاء الرحمن (برطانیہ) سیف الرحمن (گوجرانوالہ) 0320-7185021، مولانا عبید الرحمن عقیف مدرس جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ (0321-6426366 ادارہ)

## سعید ساجد کو صدمہ..... والدہ محترمہ و اہل محل کو لبیک کہہ گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

پروفسر حکیم محمد رفیق فاضل مدینہ یونیورسٹی اور ہفت روزہ اہل حدیث کے پیسٹنگ انچارج سعید ساجد کی والدہ محترمہ مؤرخہ 16 جون بروز منگل 2015ء نماز عصر کے دوران قضائے الہی سے انتقال کر گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ 17 جون 2015ء بروز بدھ صبح 9 بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ قاری سیف اللہ صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے لوگ شریک ہوئے۔ مرحومہ کو گاؤں کوٹ سوہندا والے قبرستان میں آہوں اور سسکیوں میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ عادت و اخلاق کے اعتبار سے بڑی ہی وضعدار، زہد و ورع کی پیکر، خوش اخلاق، مہمان نواز اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کرود کرود جنت الفردوس عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت تامہ کے لیے خلوص دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!..... (ادارہ)

### اہم اعلان

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور کے اب تک تمام تزکیہ جات منسوخ تصور کیے جائیں اور رمضان المبارک میں مسجد مدرسہ کے تعاون کے حوالے سے امتیاز احمد مجاہد ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کی طرف سے جاری کردہ تزکیہ درست تصور ہوگا۔

منجانب: مولانا محمد ارشد پردیسی ناظم دفتر لاہور



### سالانہ تبلیغی کانفرنس

ایبٹ آباد..... میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے نوجوان اہل حدیث پوتھ فورس کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر نفرتوں کو مٹاؤ، محبتوں کو فروغ دو اور ان خیالات کا اظہار مولانا سرفراز خان فاروقی، ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پی کے نے جامع مسجد اہل حدیث کالا باغ میں دوسری سالانہ تبلیغی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے مزید کہا کہ آپس کی لڑائیاں چھوڑ کر رب کے دین کے لیے اپنی جوانیاں پیش کیجیے۔

رپورٹ: انیس خلیل ایبٹ آباد

### ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی امیر لیہ کے گھر تشریف آوری اور اظہار تعزیت

گذشتہ دنوں مرکزی ناظم اعلیٰ امیر ضلع لیہ حافظ عبدالغفار حسن مرحوم کے گھر لیہ تشریف لائے حافظ عبدالغفار حسن جو کہ ٹریفک حادثہ میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے ناظم اعلیٰ صاحب نے ان کے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کی دینی و مسلکی خدمات کو سراہا اور لو آتھیں کو صبر جمیل کی تلقین کی اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا فرمائی۔ اس موقع پر مولانا اکرم شہزاد مولانا عبدالرشید اور دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ (ادارہ)

### ناظم اعلیٰ کی مولانا عبدالعزیز حنیف سے تعزیت

حضرت مولانا عبدالعزیز حنیف سینئر نائب امیر مرکزیہ کی ہمیشہ محترمہ جو چند دن پہلے وفات پا گئی تھیں ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے ان کے گھر واقع آپارہ اسلام آباد میں جا کر تعزیت کی۔ آپ نے مرحومہ کی بخشش اور بلندی درجات اور تہلہ پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ (ادارہ)

### مساجد کو آباد کرنا بھی اہم عبادت ہے

بدولہی (نامہ نگار) مساجد کو آباد کرنا بھی تعمیر مساجد کی طرح اہم عبادت ہے۔ مساجد کی تعمیر انبیاء کرام کی سنت جلیلہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار بدولہی کے نوجوان گاؤں بلووال کی جامع مسجد حنیف نے افتتاحی درس کے دوران اہل حدیث پوتھ فورس جنوبی پنجاب کے ناظم تبلیغ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث وزیر آباد کے ناظم مولانا محمد ابراہیم ٹمڈی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں مساجد تعمیر سیرت کے لیے بہت اہم ہیں۔ مساجد میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیے۔ کیونکہ غیر اللہ کی عبادت سے مسجد کا نہ صرف تقدس پامال ہوتا ہے بلکہ اس سے ایمان بھی جاتا رہتا ہے۔ مساجد میں فرقہ واریت کا کوئی تصور نہیں ہونا چاہیے۔ مسجد کی افتتاحی تقریب کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نارووال کے امیر چوہدری شوکت علی میمن نے کی اور نقابت کی ذمہ داری نائب امیر تحصیل نذیر احمد اسد نے ادا کی۔ تقریب میں جمعیت منانہ الخیریہ کے نمائندے فرقان مسعود نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ تقریب کے آخر میں تمام مہمانوں کی پرکھتلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

### وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا ساا نہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

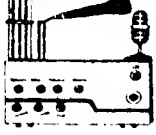
ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کا لچ گوجرانوالہ

0300-6430739 055-4213430



## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مائیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645 055-4237974 0312-7343693

# جامعہ ابوبکر صدیق اہل حدیث

پک نمبر L-184/9 تائیوالہ بنگلہ مسلح ساہیوال

ادارہ کی از سر نو تعمیر میں حصہ لے کر جنت میں گھر بنائیں

شعبہ جات

شعبہ تحفیز القرآن

پانچ سالہ کورس درس نظامی

شعبہ دعوت و تبلیغ

شعبہ ناظرہ قرآن

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ اس بے دینی فحاشی و دریانی کے دور میں مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت از حد ضروری ہو چکی ہے۔ کیونکہ ایک بچی کی تربیت مستقبل میں پورے خاندان کی تربیت کے مترادف ہے۔ انہی جذبات کے تحت مذکورہ بالا مقام پر ادارہ ہذا کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ یہ ادارہ ہمارے لیے اور معاہدین کے لیے صدقہ جاریہ بنے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ دینی ادارے محض اللہ کے فضل و کرم اور آپ جیسے مخیر حضرات کے تعاون سے چل رہے ہیں۔ لہذا اپنے صدقات خیرات و عطیات جامعہ ہذا کو دیں۔ **كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى)** اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین!)

طالب دعا

رقم جامعہ کے اکاؤنٹ میں جمع کروائیں۔

اکاؤنٹ نمبر

010155508

یونائیٹڈ بینک لیٹڈ تائیوالہ بنگلہ ساہیوال۔

برانچ کوڈ 1352

حکیم محمد سعید ظفر

ناظم جامعہ ابوبکر صدیق للبنات اہل حدیث

پک نمبر L-184/9 تائیوالہ بنگلہ مسلح ساہیوال

ہفت روزہ "اہل حدیث" کی توسیع اشاعت مہم

بہتر رفتہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث یوٹھ فورس سیکٹر ترکیبی بنگلہ کے احباب چاچا مرتضیٰ شاکر حافظ عبدالعزیز ربانی قاری بلال شاذلی شیخ اشرف سلیم نے ایک سو سالہ جاری کردیا ہے۔ ان کے ساتھ مولانا محمد رفیق فردوسی مولانا محمد یونس عاجز کی معاونت بھی قابل ذکر ہے۔ (ادارہ ان کا شکر گزار ہے)

گوجرہ میں قرآن کانفرنس

گوجرہ۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبداللہ شامی مولانا محمد نواز چیمہ قاری محمد سلیم بلوچ اور مولانا عبدالقادر عثمان نے کہا ہے کہ تحفظ حرمین شریفین کے لیے اپنی جانیں نچھاور کر دیں گے مگر حرمین شریفین پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ قرآن مجید کا علم ایک ایسا علم ہے جس کا مقابلہ دنیا کے تمام علوم بھی نہیں کر سکتے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مدرسہ عثمان بن عفان کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث انصار کالونی گوجرہ میں منعقدہ دوسری سالانہ شان قرآن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما ڈاکٹر محمد حسن اور اہل حدیث یوٹھ فورس تحصیل گوجرہ کے صدر ملک محمد ارشد نے مدرسہ سے حفظ کرنے والے طلباء میں انعامات و اسناد تقسیم کیں۔ منجانب: محمد سرفراز خٹن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

درس قرآن وحدیث

10 مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک پنڈی میں حافظ عبدالقدیر سلفی (راہوالی) مولانا حکیم رشید احمد رڈیالوی نے درس قرآن وحدیث ارشاد فرمایا۔ منجانب: صاحبزادہ حضرت مولانا عبدالغفار صدیقی

جوہر نایاب

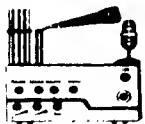
جدید طبی ریسرچ (مالیوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

Al-Fatah  
Loud Speaker Amplifier



بدھائیئر محمد عثمان

الفتح ایملی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایملی فائر کی بہترین دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایملی فائر، یونٹ، مانیک، ہارن، طوطی ہارن، شیڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیاں چوک نزد ڈی کالج گوجرانوالہ

[illegible][illegible]



# تکبیر

ٹریولز اینڈ ٹورز  
(پرائیویٹ) لمیٹڈ



## حج - عمرہ - ایئر ٹکٹنگ

وزارت مذہبی امور لائسنس نمبر 3246

قافلہ حج : مولانا محمد زبیر عقیل  
فاضل مدینہ یونیورسٹی - ان شاء اللہ  
0300-8450426

- ☆..... آپ فاضل مدینہ یونیورسٹی عالم دین کی قیادت میں حج ادا فرمائیں گے۔
- ☆..... ارکان حج کی ادائیگی اور نماز باجماعت کی ادائیگی مسنون طریقہ سے ہوگی۔
- ☆..... منیٰ اور عرفات میں قیام کے دوران دروس کا اہتمام ہوگا اور آپ کو پیش آمدہ مسائل کی دینی رہنمائی میسر ہوگی۔ ان شاء اللہ

سعودی کمپنی سے ڈائریکٹ ایگریمنٹ  
بہترین ہوٹلز، لکڑی ٹرانسپورٹ  
اعلیٰ سروسز، بااخلاق سٹاف  
پیکجز کے لئے رابطہ کریں۔



سردار محمد نواز ڈوگر - 03004699430

شناور سنٹر موڑ سمن آباد ملتان روڈ لاہور فون 2-042-37525001

بیروت لبنان

دارالسلام

بیروت لبنان

# جامعہ دارالسلام السلفیہ دارالسلام کالونی ضلع قصور میں کھڑیاں خاص

آغاز خطبہ  
12:25

روضۃ المصطفیٰ  
کے ایمان افروز

## خطبہ جمعہ المبارک

استاذ العلماء  
شیخ محمد صالح المنجد  
مولانا عبدالخالق سلفی  
بانی جامعہ ہذا

2015

خواتین کیلئے  
پیرہ کا انتظار ہوگا

تشریف آوری صورت  
میں ہر روز 10:00 بجے

17 جولائی 2015  
جہنم آنکارے

10 جولائی 2015  
جنت کے نظارے

3 جولائی 2015  
قریٰ پہلی رات

26 جون 2015  
ساری دنیا رب کے در کی فیر

19 جون 2015  
مضان برکت

## خطیب اسلام واعظ شیریں بیان

# سید الدین شاہ

نوجوان محقق داعی کتاب و سنت  
حضرت مولانا  
پروفیسر  
قاری

فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد  
شعبہ اسلامیات گورنمنٹ اسلامیہ کالج قصور

تعارف  
جامعہ ہذا 46 سال سے کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت میں کوشاں ہے اب تک الحمد للہ سینکڑوں طلباء اس چشمہ سے سیراب اور سند فراغت حاصل کر چکے ہیں جامعہ ہذا درج ذیل شعبہ جات میں کام کر رہا ہے: شعبہ درس نظامی، شعبہ حفظ القرآن، شعبہ تفسیر القرآن اور جامعہ ہذا کا وفاق المدارس سلفیہ سے باقاعدہ الحاق ہے جبکہ عمری تعلیم کا بھی بہترین انتظام کیا گیا ہے۔  
☆ **داخلہ:** تمام شعبہ جات میں داخلہ 10 شوال سے شروع ہو جائے گا اور داخلہ کیلئے سرپرست کا ہمراہ آنا لازمی ہے۔  
نوٹ: طلباء کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی مروج پر تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور طلباء کی صلاحیتوں کا اجاگر کرنے کیلئے باقاعدہ ایسوسی ایشن کا انعقاد کیا جاتا ہے۔  
اہل: تمام اہل اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک میں جامعہ ہذا کے ساتھ ذکوۃ و صدقات اور کئی کے عشر سے تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

0307-6579634  
0301-3661352  
0300-4031381

کھڑیاں خاص  
جامعہ دارالسلام السلفیہ دارالسلام کالونی ضلع قصور

0301-3661352

fraser1877@gmail.com

0300-9354701

0300-9354701

4110657

مسئد اس ویتیب. کالجبر، یونیورسٹیز کے طلباء اور عوام الناس کے لیے قرآن مجید اور وراثت سمجھنے کا سہری موقع

مرکز الموسوۃ الخیری شاکر راون ڈیرہ غازی خان

**منہاج الاسلام الحی**

۲ اللہ ان شاء

## فقيد المثال

تبلیغی  
مصلحتی

مغفرتوں کا بھرم  
رمضان  
الجمہاریت

عظیم الشان

رمضان المبارک کا انمول خطبہ جمعہ

دو با کمال ساقھی

رمضان المبارک کا چوتھا خطبہ جمعہ

تذکرہ دواشمول موتیوں کا

رمضان المبارک کا تیسرا خطبہ جمعہ

اللہ سے دوستی مگر کیسے؟

مضان المبارک کا دوسرا خطبہ جمعہ

تذکرہ ایک بادشاہ، سفیر اور  
عظیم گھر کا

مذہب الہدایہ کا سالخیز

بندے کے  
وفادار دوست تھی

خداوند پروردگار ما | اسلام شریعت

نوٹ: مرکز ہذا میں روزانہ نماز تراویح میں پڑھے گئے قرآن کا خلاصہ بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

خواتین اور مرد حضرات کیلئے الگ  
 الگ اعتکاف کا خصوصی اہتمام ہوگا۔  
 سحری و افطاری بذمہ مرکز ہوگی۔

## 27 ویں رات ختم قرآن کے موقع پر

فضائل قرآن اجتماع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

## تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں

حضرت مولانا خطیب اسلام حافظ  
 جناب محترم ابو طلحہ واعظ خوش الحان  
 شاہد صاحب  
 قصہ  
**سنا اللہ**

## نائب ناظم تعلیمات مرکزیہ پنجاب

خطیب دہانی مرکز ہداناظم اعلیٰ مرکزی حفظہ اللہ

جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان

# قاری

**الداعي الى القرآن والسنة: طلباء ترجمة القرآن والحديث كلاس مركز هذا**

اہل بیت دنیویہ فورن پاکستان کے دریاہتمام

کو جرانوالہ میں سب سے بڑی ہونے والی

تختہ  
چرمین شریفین  
کانفرنس

ذاکر الحسن صدیقی  
اہل بیت دنیویہ فورن پاکستان

کی بے مثال، تاریخ ساز کامیابی پر

محترم جناب  
حافظ طارق محمود یزدانی صاحب  
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ملتان کجرات

محترم  
فیصل فضل شیخ صاحب  
مسئول سیکرٹری  
اہل بیت دنیویہ فورن پاکستان

ابراہیم

نعمت

حافظ

حافظ

کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

0303  
6004005

محمد منور کاہلوں تحصیل ظفر وال

صنجانہ  
چوہدری



علامہ ابراہیم بن عمر  
حافظ عبدالرزاق  
رحمۃ اللہ علیہ

26 رمضان المبارک

27 ویں رات

کو حسب سابق تکمیل  
قرآن کریم کے سلسلہ میں

بارانِ رحمت

پروگرام منعقد ہوگا۔

ماہ مقدس رمضان المبارک میں

خطبات جمعہ

خطبہ جمعہ المبارک ٹھیک 12.30 بجے شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ الرحمن

اڈالاریاں  
فاروق آباد

دارالافتاء دارالعلوم حجازہ جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث

19 جون کا خطبہ جمعہ المبارک

راشد محمود سیّدی  
صاحب

26 جون کا خطبہ جمعہ المبارک

حضرت محمد سران  
مولانا حافظ

3 جولائی کا خطبہ جمعہ المبارک

عبدالغفور  
پرفیسر

0333-4278240  
0301-4680156  
0333-4122329  
0334-4074008

دارالافتاء دارالعلوم حجازہ بنات  
اڈالاریاں، فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ)

غلام حجازہ شاہد محمود سیّدی  
الجامعات صفا

## Remote Controlled Holy Quran Speakers

Rs. 4000/-



Rs. 3000/-



Rs. 3000/-



1. Device has more than 13 beautiful voices of famous reciters with USB Charger 4 hours battery time.
2. With the supper technology, one can play Urdu translation of any Surah or combine the translation with the recitation of any Qari using remote control (with 8GB memory).
3. Convenient use of Quran, Put the device on the standard bulb socket in a prayer room. turn on the lights/speakers and listen beautiful sound of Holly Quran.
- 4.

Extra features 1. Mp3 Arabic nasheed 2. Duas from Hisnul Muslims 3. Ruqaya Against Magic 4. Support FM Radio 5. Can

Contact: 92-Ravi Road Lahore Opp. Shell Petrol Pump.

Cell: 0304-4841811



# Weekly AHL- E - HADITH

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No  
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

مجلہ احکام

مجلہ احکام

مجلہ احکام

محسن جماعت  
مجدد انتھک  
عبد الکریم  
مظلمہ  
الحالی  
حافظ  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

قائد سلفیہ  
علامہ بروہی  
ساجد میر  
مظلمہ  
الحالی  
حافظ  
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محترم میاں  
محمود عباس  
مظلمہ  
ناظم پنجاب

کے  
ممنون و مشکور  
ہیں  
کہ انہوں نے صلاحیتوں کے اعتراف میں، جنوبی پنجاب کو نوازتے ہوئے

پروفیسر حافظ  
عبد الستار حامد  
مظلمہ  
امیر پنجاب

جماعت کے مخلص کارکن اور عظیم سکا لرفضیلہ الشیخ محترم جناب  
حافظ  
سید عبدالرشید اظہر  
ڈاکٹر  
رئیس الجامعة السعیدية السلفية خانیوال

مجلہ احکام  
پیش کرتے ہیں

ہم انھیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

ناظم تعلیمات  
پنجاب  
نامزد کیا

اور امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں  
اور توانائیاں اسلام کی ترجمانی، مسلک حقہ کی ترویج

جماعت کی ترقی اور خصوصاً جنوبی پنجاب میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کو فعال کرنے اور استحکام پاکستان کیلئے بروکار لانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کریں گے

قاری محمد ایاز ناصر

سینیئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع خانیوال

0300-6893185

عبدالغفار فردوسی

ناظم بابائت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع خانیوال مہر مرکزی مجلس شوری

0300-6833134

سید عبدالغفار عتیق شاہ

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع خانیوال مہر مرکزی مجلس شوری

0300-7891257